فروغِ عشق رسول ﷺ کے لیے کوشاں

ماہنامہ
کاروانِ نعت
لاہور

FEBRUARY 2021

بلغ العلیٰ بکمالہٖ
کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلوا علیہ وآلہٖ

مدیر
محمد ابرار حنیف مغل

MONTHLY
KARWAN-E-NAAT LAHORE | CPL 120

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کر سکتا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا سوال دہرایا تو رسول ﷺ نے بھی اسے دہرا کر بیان فرمایا

اخرجہ ابوداؤد فی السنن کتاب: الادب
4/333، الرقم: 5146

0300-4313913
0324-6568446
www.Karwanenaat.com
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار لاہور پاکستان
Muhammad Abrar
Hanif Mughal
mail@karwanenaat.com
karwnenaat92@gmail.com

MADINA GRAPHICS 03234925643

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

فروغِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوشاں

وعلیٰ آلک واصحٰبک یا حبیب اللہ

ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور

جلد نمبر 16 — جمادی الثانی 1442 ہجری

فروری 2021ء

شمارہ نمبر 02 — پھگن 2077 بکرمی

بفیضانِ نظر: حضور قبلہ عالم قطب الاقطاب غوث زماں قیوم وقت رہبر طریقت نسبتِ رسولی اعلیٰ حضرت الحاج **پیر سید الشاہ مرتضیٰ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مدیر: **محمد ابرار حنیف مغل**

نائب مدیران: حسن مرتضیٰ مغل، حسین مرتضیٰ مغل

www.Karwanenaat.com

ترسیلِ زر کے لیے

فی شمارہ: 100 روپے

سالانہ: 1000 روپے

بذریعہ جیز کیش / ایزی پیسہ: 03246568446

بذریعہ میزان بینک اکاؤنٹ: اکاؤنٹ نمبر 220، میزان بینک لمیٹڈ اردو بازار لاہور

برقی رابطہ برائے مضامین و خبریں

mail@karwanenaat.com
92karwanenaat@gmail.com
karwanenaat92@gmail.com

Karwanenaat

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

محمد ابرار حنیف مغل نے ناصر باقر پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور سے چھپوا کر یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۔38 اردو بازار لاہور سے شائع کیا۔

پتہ براہ خط و کتابت

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار ،لاہور

03246568446/03004313913

ملاقات کے لیے وقت پہلے طے کریں۔ شکریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان	مصنف	صفحہ
اداریہ	محمد ابرار حنیف مغل	03
حمد باری تعالیٰ	سیدہ زینب قادری، محترمہ سائرہ حمید	06
میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم		
درودِ زیارت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم	مترجم: محمد عمران انیس طاہری	07
اسماءُ النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (منظوم)	محمد عارف قادری	12
توصیفِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم		
نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	انتخاب: صوفی محمد اعجاز قادری ضیائی	14
ڈاکٹر مشرف حسین انجم اور خوشبوئے نعت	پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور	21
پروفیسر ظہیر احمد ظہیر کی نعت	محمد ساجد ڈھلوں	30
نعتیہ تنقیدی مذاکرہ	ابو الحسن خاور	35
سید مبارک علی شمسی کی صراط مودّت	یٰسین ثاقب بلوچ	43
تبصرہ نعتیہ کتب	عقیل شافی	51
صفتاں سوہنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیاں		
پنجابی نعت	مقبول ذکی مقبول	65
عبدالمجید چٹھہ دی کتاب "نبیِ رحمت"۔	ڈاکٹر احسان اللہ طاہر	66
تبصرہ۔۔ ماہنامہ کاروانِ نعت اشاریہ	ڈاکٹر ارشد اقبال ارشد	69
منظوم تبصرہ "خوشبوئے حمد	بابا فقیر اثر انصاری	71
نعتیہ سرگرمیاں		
خطوط	ملک محبوب رسول، سعید بدر قادری	73
خادم حسین رضوی، برکات احمد نیاز، خورشید گوہر قلم رحمۃ اللہ علیہم	ادارہ	75

اداریہ۔۔۔فروغ محبتِ رسول ﷺ کے لیے کوشاں

فروغ عشق رسول ﷺ کے لیے کوشاں ماہنامہ کاروان نعت لاہور پاکستان کو شروع دن سے ایک مقصد عظیم عطا کیا گیا ہے جسے "عشق رسول ﷺ" کو لوگوں کے دلوں میں تازہ کرنا کہا جاتا ہے۔ عشق کیا ہے؟ "ع ش ق" کا مرقع "عشق" وہ لفظ ہے جس کا وجود عربی زبان میں ہے ہی نہیں اور اگر ہے بھی تو کراہت کے معنیٰ میں، قرآن کریم میں حبیب اللہ، حبیب الرحمن محبوب، یحبون تحبوں وغیرہ تو بار بار ملتے ہیں مگر "عشق" کا لفظ نہیں ملتا، ہاں عشق کا لفظ فارسی اور اردو میں ضرور ملتا ہے اور وہ بھی ایک عظیم مفہوم کے ساتھ، وہ اس طرح کہ یہ درجہ محبت سے شروع ہو کر جب اپنی آخری حدوں کو چھور ہا ہوگا تو اردو زبان میں ہم اُسے عشق کہتے ہیں اسی لیے اردو کے اہل لغت "عشق" کے معنی مجنوں پاگل کے بتاتے ہیں جبکہ ایک دوسرے مقام پر "عشق" کے بے حد محبت کرنا کے معنیٰ بھی ہیں۔ اسی طرح کچھ اہل لغت عشق حقیقی و مجازی کا راگ بھی آلاپتے نظر آتے ہیں جو کہ سچے اور جھوٹے عشق کے معنی لیے ہوئے ہے۔ اب اگر محبت اور عشق کے درمیان ربط تلاش کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ محبت دوستی، چاہ، لو، الفت، رغبت سے شروع ہو کر جب اپنی آخری حدوں کو چھوتی ہے تو اسے عشق بولتے ہیں۔ اگر بارگاہ قرآن سے رجوع کریں تو ایک لفظ مَحَبَّةً (سورہ طہٰ آیت ۳۹) استعمال ہوا ہے جس کا معنی ہے محبت کرنا یا پسند کرنا اس آیت مبارکہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پوری منصوبہ بندی کے ساتھ فرعون کے محل میں پہنچانے کی بات کی جا رہی ہے یعنی تم اس (موسیٰ علیہ السلام) کو صندوق میں رکھ دو پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اسے کنارے کے ساتھ آ لگائے گا اسے میرا دشمن اور اُس کا دشمن اٹھا لے گا اور جس نے تجھ پر اپنی جناب

سے (خاص) محبت کا پرتو ڈال دیا ہے۔ (القرآن) دوسرے مقام پر اللہ کریم فرماتے ہیں "بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (البقرہ: ۲۲۲)

اس بات کو قرآن کریم جب سورہ البقرہ ۱۲۵ میں زیر بحث لاتا ہے تو فرماتا ہے "اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے غیروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے "اللہ سے محبت" جیسی محبت کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (ہر ایک سے بڑھ کر) اللہ سے بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔ بہت ہی زیادہ محبت کو اگر محبت میں شدت یا ٹوٹ کر محبت کہہ دیں تو بے جا نہ ہوگا۔

مندرجہ بالا چند آیات ہمیں یہ سمجھانے کے لیے کافی ہیں کہ "عشق" کسی کو ٹوٹ کر چاہنے کا نام ہے، کسی سے شدت کے ساتھ محبت کرنے کا نام ہے، کسی کی ذات میں گم ہو جانے کا نام ہے، کسی کے پیار کو اپنی نس نس میں سما لینے کا نام ہے اس کی عادات و اطوار کو اپنا لینے کا نام ہے۔ اگر لفظ "عشق" کے مفہوم کو آپ تک پہنچانے کا انتظام کیا جا چکا ہے تو ہم بات کریں گے اس ہستی کریما ﷺ کی جس سے خالق کائنات خود پیار کرتا ہے۔ کیا بطور مخلوق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کرنے کے لیے یہ دلیل کافی نہیں کہ اللہ کریم خود آپ ﷺ سے پیار کر رہا ہے اور اس کی دلیل کہ وہ خود اپنے محبوب ﷺ پر درود شریف (رحمت و برکت) بھیجتا ہے اور ہمیں بھی درود شریف پڑھنے کا حکم دیتا ہے (القرآن) اسی لیے قلندر لاہوری حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں اگر کوئی کسی بھی حوالے سے سیدِ ہر عالم ﷺ کا ذکر کرتا تو اسی وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے، چہرہ سرخ ہو جاتا، آواز بھر آتی، آپ فوری مجلس سے اُٹھ جاتے۔ اسی لیے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ تو آپ نے بغیر کسی توقف کے جواب دیا آپ بھی ایک کروڑ بار درود شریف پڑھیں آپ بھی حکیم الامت ہو جائیں گے۔

لوگو! آئیں! اپنے میلان کو، دھیان کو، گمان کو، گیان کو، بارگاہِ کریم ﷺ کی طرف موڑ لیں، درود و سلام سے محبت کر لیں، اپنے میں کے لباس سے معافی مانگ کر" تو اور بس تو" کا لباس زیبِ تن کر لیں، اسی سے دونوں جہانوں میں عافیت نصیب ہو گی، اسی شاہراہ پہ دولت سکون ارزاں ہے کیونکہ بقول اعظم چشتیؒ

عشق تیرا ﷺ جو نہ میرا مسیحا ہوتا
میں تو گمراہی کے راستوں میں بھٹکتا ہوتا
کوئے سرکار ﷺ میں ہو گا کہیں مصروف طواف
دل اگر پہلو میں ہوتا تو دھڑکتا ہوتا

جبکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری ﷺ گلی سے جائے کیوں

ماہنامہ کاروان نعت کسی ایک کا نہیں بلکہ پوری اُمتِ رسول ﷺ کا ہے ہم بہت چھوٹے ہیں بلکہ بہت ہی چھوٹے ہیں۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہے کہ ہم میں اس راستے پر چلنے کی صلاحیت نہیں ہے بلکہ بالکل بھی نہیں ہے لہٰذا آئیں! اس مقصد یعنی فروغ محبت و عشق رسول ﷺ کے لیے ہمارے دست و بازو بنیں۔ اللہ کریم اپنی عطاؤں کے خزانے کھول دے اور ہمیں وہ صلاحیت دے جس سے ہم اس پاکیزہ و مطہرہ نوکری کو جاری و ساری رکھ سکیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

کاروانِ نعت ماہِ فروری 2021ء پیشِ خدمت ہے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سلامت رہیں۔

والسلام

محمد ابرار حنیف مغل

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

تیری قدرت کے نظارے خوبصورت باکمال
ایک اک شے سے عیاں ہے اے خدا تیرا جمال
آس تجھ سے ہی لگائی تجھ سے ہی رکھی اُمید
ابر برسا رحمتوں کا یوں کہ ہو جائیں نہال
جگمگا دل عاصیوں کے معرفت کے نور سے
پارسا کر دے گنہگاروں کو ربِّ ذوالجلال
کر گروہِ عارفیں میں اے خدا شامل ہمیں
جو ترے بندے ہیں مخلص، اک نگاہِ لطف ڈال
عمر بھر راہِ ہدایت پر رہیں ہم گامزن
خوابِ غفلت سے جگا دے معصیت سے بھی نکال
جو ترے احکام پر چلتے، عمل کرتے رہیں
کام آتے ہیں غریبوں کے جو رہتے ہیں نڈھال
سر بسجدہ ہیں شجر، جن و بشر، قُدسی تمام
سر اُٹھائیں سامنے تیرے، کسی کی کیا مجال
تو ہے رب العالمیں، اور سب کا ہے پرورگار
کافروں کا بھی ہے پالن ہار، ہے اُن کا خیال
وہ پیمبر ﷺ جس کا ثانی دہر میں کوئی نہیں
ہے شہِ لولاک وہ، تیرا نبی خوشخصال
ہو کرم بے انتہا، الطاف بے پایاں ترے
مہرباں جس پر ہے تُو آتا نہیں اُس پر زوال
یہ جہاں دھوکے کا گھر، مچھر کا پر ہے بالیقیں
لو لگانی چاہیے بس تجھ سے خدائے لایزال
اُن پہ تُو اِلقا کرے سارے سوالوں کے جواب
وہ ترے مقبول بندے جو نہیں کرتے سوال
زینبؔ آئی اذن کا مژدہ لئے موجِ نسیم
پھر ہے میرے سامنے اللہ کے گھر کا جمال

سیدہ زینب سہروردی قادری (اسلام آباد)

☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

بڑی مہربانی ہے مجھ پر خدا کی
مجھے اس نے دولت ہر اک عطا کی
نکالا مجھے اس نے رنج و محن سے
معافی مجھے دی ہر اک خطا کی
سنوارے وہی بگڑے کام میرے
آؤ! پہنیں پھر مالا اس کی رضا کی
بھرے میرا دامن وہ اپنے کرم سے
اور عبادت میری؟ صرف شرم و حیا کی
صالح عمل کی توفیق دے دے
یہی شرط ٹھہری ہے تجھ سے وفا کی
میرا ﷺ امتی جان لے اپنے رب کو
تھا مقصد میرا ﷺ اور مرضی خدا کی

محترمہ سائرہ حمید تشنہ (لاہور)

☆☆☆

باب اول

میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَرُودِ زیارتِ مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہرایک مسلمان کی یہ آرزو ہوتی ہے اور ہونی چاہیے کہ اس دنیا میں بھی حالت خواب یا بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔ لہٰذا ہم ذیل میں ایک درود شریف درج کرتے ہیں۔ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز سونے سے پہلے با وضو، باادب اور حضور قلب سے تین بار پڑھے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ چالیس دن کے اندر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرّف ہوگا۔ (راوی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَنْوَارِ

اے ہمارے اللہ جل شانہ! دُرود بھیج نُورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام اَنوار میں

وَ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍفِیْ الْاَرْوَاحِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج رُوحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام اَرواح میں

وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَجْسَادِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج جسمِ پیکرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام پیکروں میں

وَ صَلِّ عَلٰی رَأْ سِ مُحَمَّدٍ فِیْ الرَّئُ وْسِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج سرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام سروں میں

وَصَلِّ عَلٰی وَجْہِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْوُجُوْہِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج چہرۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام چہروں میں

وَ صَلِّ عَلٰی جَبِیْنِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَجْبُنِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج پیشانیٔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام پیشانیوں میں

وَصَلِّ عَلٰی جَبْھَۃِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْجِبَاہِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج روشن پیشانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام روشن پیشانیوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی عَیْنِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْعُیُوْنِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج چشمانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام آنکھوں میں

وَصَلِّ عَلٰی حَاجِبِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْحَوَاجِبِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام ابرووں میں

وَ صَلِّ عَلٰی جَفْنِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَجْفَانِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج پشتِ چشم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام پپوٹوں میں

وَصَلِّ عَلٰی اَنْفِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاُنُوْفِہٖ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج بینیٔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام ناک میں

وَ صَلِّ عَلٰی خَدِّ مُحَمَّدٍ فِیْ الْخُدُوْدِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج مبارک رُخسارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام رُخساروں میں

وَصَلِّ عَلٰی صُدْغِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَصْدَاغِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج گوشۂ چشم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام کنپٹیوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی اُذُنِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاٰذَانِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج گوشِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام کانوں میں

وَصَلِّ عَلٰی فَمِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَفْوَاہِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج دہنِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام دہنوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی شَفَۃِ مُحَمَّدٍ فِیْ الشِّفَاۃِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج لبانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام ہونٹوں میں

وَصَلِّ عَلٰی سِنِّ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَسْنَانِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج دندانِ محمد ﷺ پر تمام دانتوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَلْسِنَةِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج زبانِ محمد ﷺ پر تمام زبانوں میں

وَصَلِّ عَلٰی ذَقَنِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَذْقَانِهِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج زنخدانِ محمد ﷺ پر تمام ٹھوڑیوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی عُنُقِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَعْنَاقِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج گردنِ محمد ﷺ پر تمام گردنوں میں

وَصَلِّ عَلٰی صَدْرِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْصُّدُوْرِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج صدرِ محمد ﷺ پر تمام سینوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْقُلُوْب

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج قلبِ محمد ﷺ پر تمام دلوں میں

وَصَلِّ عَلٰی يَدِ مُحَمَّدٍ فِيهِ الْاَيْدِیْ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج دستِ محمد ﷺ پر تمام ہاتھوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی كَفِّ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَكُفِّ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج کفِ دست محمد ﷺ پر تمام ہتھیلیوں میں

وَصَلِّ عَلٰی اَصْبَعِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَصَابِعِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج انگشتِ محمد ﷺ پر تمام انگلیوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی زَنْدِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَزْنَاد

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج ساعدِ محمد ﷺ پر تمام کلائیوں میں

وَصَلِّ عَلٰی ذِرَاعِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَذْرُعِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج بازوئے محمد ﷺ پر تمام بازوؤں میں

وَ صَلِّ عَلٰی مِرْفَقِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْمَرَافِقِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج کہنیٔ محمد ﷺ پر تمام کہنیوں میں

وَصَلِّ عَلٰی عَضُدِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَعْضَادِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج بازوئے محمد ﷺ پر تمام بازوؤں میں

وَ صَلِّ عَلٰی اِبْطِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاٰبَاط

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج بغل محمد ﷺ پر تمام بغلوں میں

وَصَلِّ عَلٰی مَنْكِبِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْمَنَاكِبِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج شانۂ محمد ﷺ پر تمام شانوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی كَتِفِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَكْتَاف

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج کاندھائے محمد ﷺ پر تمام کاندھوں میں

وَصَلِّ عَلٰی تَرْقُوَه مُحَمَّدٍ فِیْ الْتَرَاقِیْ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج ہنسلی محمد ﷺ پر تمام ہنسلیوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی كَبِدِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَكْبَادِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج جگرِ محمد ﷺ پر تمام جگروں میں

وَصَلِّ عَلٰی ظَهْرِ مُحَمَّدٍ فِیْ الظُّهُوْرِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج پشت محمد ﷺ پر تمام پشتوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی فَخِذِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَفْخَاذِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج رانِ محمد ﷺ پر تمام رانوں میں

وَصَلِّ عَلٰی رُكْبَةِ مُحَمَّدٍ فِیْ الرُّكَبِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج زانوئے محمد ﷺ پر تمام زانوؤں میں

وَ صَلِّ عَلٰی سَاقِ مُحَمَّدٍ فِیْ السُّوْق

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج پنڈلی محمد ﷺ پر تمام پنڈلیوں میں

وَصَلِّ عَلٰی كَعْبِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَكْعُبِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج ٹخنۂ محمد ﷺ پر تمام ٹخنوں میں

وَ صَلِّ عَلٰی عَقَبِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَعْقَاب

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج ایڑیٔ محمد ﷺ پر تمام ایڑیوں میں

وَصَلِّ عَلٰی قدمِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَ قْدَامِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج قدمِ محمد ﷺ پر تمام قدموں میں

وَ صَلِّ عَلٰی شَعْرِمُحَمَّدٍ فِیْ الْشُّعُوْر

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج موئے محمد ﷺ پر تمام بالوں میں

وَصَلِّ عَلٰی لَحْمِ مُحَمَّدٍ فِیْ اللُّحُوْمِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج لحمِ محمد ﷺ پر تمام لحوم (گوشت) میں

وَ صَلِّ عَلٰی عِرْقِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْعُرُوْق

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج پسینۂ محمد ﷺ پر تمام پسینوں میں

وَصَلِّ عَلٰی دَمِ مُحَمَّدٍ فِیْ الدِّمَآئِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج خونِ محمد ﷺ پر تمام خون میں

وَ صَلِّ عَلٰی عَظْمِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْعِظَامِ

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج محمد ﷺ کی ہڈی مبارک پر تمام ہڈیوں میں

وَصَلِّ عَلٰی جِلْدِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْجُلُوْدِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج محمد ﷺ کی جلد مبارک پر تمام جلود میں

وَ صَلِّ عَلٰی لَوْنِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْاَلْوَان

اور (اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج رنگِ محمد ﷺ پر تمام رنگوں میں

وَصَلِّ عَلٰی قَامَةِ مُحَمَّدٍ فِیْ الْقَامَاتِ

(اے ہمارے اللہ جل شانہ!) دُرود بھیج قدِ زیبائے محمد ﷺ پر تمام قامتوں میں

وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اور آپ ﷺ پر برکت اور سلام اور آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے اصحاب

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ اَفْضَلَ صَلَاةً وَاَکْمَلَ بَرَکَةً

اور آپ ﷺ کی بیویوں پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر افضل دُرود بھیج اور کامل برکت بھیج

وَاَزْکٰی سَلَامٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ وَ عَلَیْنَامَعَهُمْ

اور پاکیزہ سلام بھیج اتنا عدد جتنا تجھے معلوم ہے اور ہمیں بھی اُن میں شامل فرما

کُلَّ مَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْن

(اے اللہ! جل شانہ!) جو تیرا ذکر کرتے اور جو (تیرے نبی ﷺ) کا ذکر کریں (دُرود بھیجیں)

وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِهٖ الْغَافِلُوْنَ۔

اور (ہمیں اُن سے بچا!) جو تیرے ذکر سے غافل اور جو (تیرے نبی ﷺ) کے ذکر سے غافل ہوں

مترجم: محمد عمران انیس طاہری

☆☆☆

اسماء النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (منظوم)

ہے اُن کا نام مُحمد بھی اور احمد بھی
اُنہی کو کہتے ہیں اہلِ وِلا مُجد بھی

مِرے حُضور ہیں مدثّر اور مُزّمّل
وہی تو ہیں کہ جو ہر زاویے سے ہیں کامل

مِرے نبی ہیں مُطہّر بھی اور اطہر بھی
ہیں بادشاہ بھی، مُختار اور سرور بھی

مِرے حُضور مُبشّر بھی ہیں نذیر بھی ہیں
مِرے حُضور مُنوّر بھی ہیں مُنیر بھی ہیں

رسولِ پاک ہیں اوّل بھی اور آخر بھی
رسولِ پاک ہیں باطن بھی اور ظاہر بھی

مُطیع کہہ کے بھی سرکار کو پُکارا گیا
شفیع کہہ کے بھی سرکار کو پُکارا گیا

رسولِ پاک ہیں طیّب بھی اور طاہر بھی
رسولِ پاک ہیں حاضر بھی اور ناظر بھی

وہ مُرتضیٰ ہیں، مُحلّل ہیں، حق وبار ہیں وہ
خُدائے پاک کا بے مثل شاہ کار ہیں وہ

حضور حامد و محمود بھی ہیں، قاسم بھی
حضور عادل وطٰاسین بھی ہیں، خاتم بھی

مرے حضور کا اِک نام مُصطفیٰ بھی ہے
مرے حضور کا اِک نام مُجتبیٰ بھی ہے

مُبین و حاشر و جوّاد ہیں حضور کے نام
فصیح و ہاشمی و ہاد ہیں حضور کے نام

رسولِ پاک کو کہتے ہیں آمر و عالم
اُنھی کو کہتے ہیں منصور و ناصر و قائم

خطیب و فاتح و مہدی مرے حضور ہُوئے
امام و سیّد و اُمّی مرے حضور ہُوئے

وہ ہیں مُبلّغ و بُرہان و ناطق و طاہا
ہے ایک نام تہامی بھی میرے آقا کا

شہِ انام ہیں صادق بھی اور مُصدّق بھی
وہ ہیں مُذکّر و مدنی و مُہد و سابق بھی

قریب و صاحب و مکّی مرے حضور ہُوئے
مُنیب و ناہ و حجازی مرے حضور ہُوئے

مُضرّی آپ ہیں، مشکور بھی، مُطاع بھی ہیں
حضور ماح بھی، یاسین بھی ہیں، داع بھی ہیں

کہا گیا ہے اُنھیں مومن و امین و غنی
کہا گیا ہے اُنھیں عاقب و رسول و نبی

وہ ابطحی و عزیز و حریص و حُجت ہیں
نزاری و عربی و رشید و رحمت ہیں

رءوف آپ، رحیم آپ ہیں، کریم بھی آپ
شہید آپ، حبیب آپ ہیں، حکیم بھی آپ

نبی کا نام مُحرّم بھی ہے، کلیم بھی ہے
وہ ذات خلق میں اُفضل بھی ہے، عظیم بھی ہے

وہ مُقتصِد ہیں، وہ فتّاح اور عادل ہیں
خلیل و شاف بھی ناموں میں اُن کے شامل ہیں

قُریشی و مُتوسّط بھی اور حافظ بھی
حضور فضلِ الٰہی بھی اور واعظ بھی

اُنھیں بشیر بھی قرآن نے پُکارا ہے
سراج بھی مرے آقا کا اِستعارہ ہے

سب اُن کے نام ہیں عارف بہت عزیز ہمیں
نہیں ہے اِن سے بڑی اور کوئی چیز ہمیں

محمد عارف قادری

باب دوم

توصیفِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

تیری میری سوچوں سے جو ماورا ہے، وہی مصطفیٰ ﷺ ہے
نہیں جس کا ثانی خدا کہہ رہا ہے، وہی مصطفیٰ ﷺ ہے

خداوندِ عالم کتابِ مقدس میں فرما رہا ہے
مرے بعد جس کا بلند مرتبہ ہے وہی مصطفیٰ ﷺ ہے

اگرچہ گنہہ گار ہے اس کی اُمت مگر پھر بھی دیکھو
شفاعت کا جس نے ذمہ لے لیا ہے وہی مصطفیٰ ﷺ ہے

مقدر کے ہم گر سکندر نہیں ہیں تو پھر اور کیا ہے
ہمارے لیے جو خدا کی عطا ہے، وہی مصطفیٰ ﷺ ہے

اُحد ہو کہ خندق، یا خیبر کے میداں کا معرکہ ہو
رذیلوں کو جس نے نہتا کیا ہے، وہی مصطفیٰ ﷺ ہے

عرب کے شتر بانوں کو جس نے جینے کا انداز بخشا
غریبوں یتیموں کا جو آسرا ہے وہی مصطفیٰ ﷺ ہے

ہمیشہ رہو بھائیوں کی طرح ایک دوجے سے مل کے
سبق جس نے انسانیت کو دیا ہے وہی مصطفیٰ ﷺ ہے

اگرچہ وہ نبیوں میں آیا ہے آخر یہ عاصمؔ بخاری
جو رتبے میں لیکن سبھی سے بڑا ہے وہی مصطفیٰ ﷺ ہے

پروفیسر عاصم بخاری میانوالی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

یا نبی ﷺ تن من فداک یا نبی ﷺ یہ جاں فداک
یا نبی ﷺ دل چیز کیا ہے؟ یا نبی ﷺ صد جاں فداک
یا نبی ﷺ سب رشتے واروں یا نبی ﷺ سب حق، مجاز
میری ماں اور میرے بابا آپ ﷺ کے قرباں، فداک
یا نبی ﷺ سب جاہ و حشمت، یا نبی ﷺ سب ہوش و تاب
یا نبی ﷺ سب کچھ لٹاؤں یا نبی ﷺ ساماں فداک
یا نبی ﷺ میرا سخن سب، یا نبی ﷺ سب حرفِ جاں
یا نبی ﷺ سب غزلیں نظمیں، یا نبی ﷺ دیواں فداک
آپ ﷺ ہی کعبہ مرے ہیں، یا امام ﷺ قبلتین
آپ ﷺ کے جو گرد گھوموں آپ ﷺ کے گرداں فداک
بس اَحد باقی بچے، احمد ﷺ کا گھونگھٹ کھول دیں
یا محمد ﷺ میم کھولیں، راز ہو عریاں فداک
یا نبی ﷺ ہر سسکی، آہیں، آپ ﷺ تو سنتے ہی ہیں
یا نبی ﷺ یہ آنکھیں، آنسو یا نبی ﷺ مژگاں فداک
یا نبی ﷺ تھوڑا تبسم، یا نبی ﷺ دکھ ختم شد
آپ کی مسکان پر تو خود ہوا یزداں فداک
یا نبی ﷺ بسمل ہوں میں تو کبریائی آنکھ کا
آپ ﷺ کے غمزوں کے صدقے حسن اور پریاں فداک
یا نبی ﷺ معراج واہ واہ یا نبی ﷺ وہ وصلِ یار
نبضِ ہستی تھم گئی اور لرزشِ دوراں فداک
یا نبی ﷺ میں خلد واروں آپ ﷺ کے نعلین پر
یا نبی ﷺ بس خاک پا پر برج اور ایواں فداک
آپ ﷺ کی تعظیم میں ہر شے کھڑی ہے سر کے بل

کبریا ہے نعت پڑھتا، نعت لی لڑیاں فداک
یا نبی ﷺ سب گل گلستاں، یا نبی ﷺ سب رنگ و بو
یا نبی ﷺ گلشن فداک یا نبی ﷺ کلیاں فداک
جن ﷺ کی آمد کی خوشی میں رب ہے بیٹے بانٹتا
ان ﷺ کی آمد کی خوشی میں شہر کی گلیاں فداک
یا مدثر ﷺ دیجیے کملی کے سایے میں پناہ
شفیعِ روزِ محشر ﷺ، شافعِ عصیاں ﷺ، فداک
یا مزمل ﷺ کیجیے آنکھوں سے اپنی فیض یاب
ساقی میرے آپ ﷺ کی آنکھوں پہ ہے یزداں فداک
والضحیٰ کے چہرے سے کملی اٹھایئے للہ اب
جانے دیں پروانوں کو! اب آپ ﷺ کے قرباں فداک
شمس کا سہرا سجائیں اور نکلیں بزم میں
حسنِ عالم گل کترلے یوسفؑ خوباں فداک
چاندنی کچھ شرم کر !واللیل گیسو کھل گئے
شام جوڑے کھول دے اور ہو صبا رقصاں فداک
مَا رَمیتَ اذ رَمیتَ وَ لٰکنَّ اللہ رٰمی
ایسی آیت کے تصدق انگلیوں پہ جاں فداک
یا نبی ﷺ حیدرؑ کے صدقے یا نبی ﷺ زہرہؓ کا مان
یا نبی ﷺ اک دید دیجے یا نبی ﷺ ہجراں فداک
یا نبی ﷺ حسنینؑ ہیں جو یا نبی ﷺ ان کے طفیل
یا نبی ﷺ بس "میرا" کہہ دو یا نبی ﷺ ارماں فداک
دین و ایماں عشق مانگے، سب لٹا دو یا امیر
منچلا دل بولتا ہے کر دو سب کچھ، ہاں فداک

امیر سخن

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

بخش کر نُورِ ہدائت آپ ﷺ نے خوش کر دیا
اے خُدا کلِ حقیقت آپ ﷺ نے خوش کر دیا
بار جو تھا پیش رب نے خلقتِ کل پر کیا
لے کے وہ بارِ امانت آپ ﷺ نے خوش کر دیا
امّتِ مرحوم کے سب عاصیوں کو خاطیوں کو
''دے کے جنت کی بشارت آپ ﷺ نے خوش کر دیا''
دید کی پیاسی جو تھیں آنکھیں یہاں پر اے شہا ﷺ
بخش کر اُن کو زیارت آپ ﷺ نے خوش کر دیا
جو بھٹکتے پھر رہے تھے دہر میں بے خانماں
کر کے اُن سب کی قیادت آپ ﷺ نے خوش کر دیا
آپ ﷺ کے فیضان سے جن کی ہوئی تطہیر یاں
بخش کر اُن کو امامت آپ ﷺ نے خوش کر دیا
خوں کے پیاسوں پر بروزِ فتحِ مکہ پر وہاں
کر کے ان پہ ساری شفقت آپ ﷺ نے خوش کر دیا

☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

پروان رسول ہوں جل بھی جاؤں تو ڈر نہیں — عشق اب یہ کہہ رہا ہے مر بھی جاؤں تو ڈر نہیں
ہم نے دیکھی شان ہے قیصر و کسریٰ کی پر — شان میرے مصطفیٰ ﷺ سی ایسا کوئی در نہیں
قابل تقلید ہے وہ نواسہ رسول ﷺ — جس کی قربانی کا دیکھو ثانی کوئی سر نہیں
ناز نہ کر اتنا راہیؔ اپنی اس حیات پر — ہے وہ طائر کیا ہی طائر جس کا کوئی پر نہیں

آصف راہیؔ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

پھول خوشبو صبا چاندنی نعت ہے — موسموں کی ادا دلکشی نعت ہے
نام اُن کا زمیں آسماں کی اساس — عالم شش جہت زندگی نعت ہے
موجزن میرے دل میں ہے عشق رسول ﷺ — میرے وجدان میں گونجتی نعت ہے
ہم خدا کے تصور سے محروم تھے — سجدہ گاہ جبیں بندگی نعت ہے
رہروان تخیل کی رنگنیاں — قلب واذہان کی روشنی نعت ہے
ذرے ذرے کے لب پر ثنائے رسول ﷺ — وقت کی ہر گزرتی گھڑی نعت ہے
تم کتاب مقدس پڑھو تو سہی — یہ خدا کے قلم سے لکھی نعت ہے
اپنا اپنا ہے طرز تکلم حکیم — روشنی نعت ہے تیرگی نعت ہے

حکیم خان حکیم (اٹک)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

لبوں پر تذکرہ سرکارِ عالم ﷺ کا سجانا ہے — دلِ مجبور کی سب تلخیوں کو بھول جانا ہے
حقیقت جس طرح کے ہیں مگر اک آس رکھتے ہیں — شفیع المذنبیں ﷺ نے حشر میں ہم کو بچانا ہے
لحد مومن کی فردوسِ بریں سے کم نہیں ہوگی — سراپا نور و نکہت ﷺ نے وہاں جلوہ دکھانا ہے
دلوں میں جن کے رہتی ہے لگن طیبہ کی گلیوں کی — یقیناً آپ ﷺ نے ان کو مدینے میں بلانا ہے
شب اسریٰ کھڑے ہیں صف بہ صف سب منتظر مرسل — امامت کے لیے شاہِ امم ﷺ نے آج آنا ہے
خدائے لم یزل سے مانگ کر سرکار ﷺ کا صدقہ — ''زمانے میں مجھے اپنا مقدر آزمانا ہے''
نصیر اخترؔ فلک پر ودعیوں کس جگمگتا دیکھو — ملائک ہیں اور ان کے ہونٹ پر مدنی ترانہ ہے

نصیر احمد اخترؔ۔۔۔۔فیصل آباد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

ناموسِ گدائی نہ گنوا، اور بھی کچھ مانگ — ''اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ''
بے پایاں ہے اُس در کی عطاؤں کا تسلسل — بے مثل ہے اُس در کی سخا اور بھی کچھ مانگ

دریائے سخاوت ہے رواں روزِ ازل سے
رکتی ہی نہیں موجِ عطا: اور بھی کچھ مانگ

خود دستِ عطا بڑھتا ہے محتاج کی جانب
اس شان کا آقا ﷺ ہے ترا اور بھی کچھ مانگ

غنچے نہیں کھل پائیں گے یوں بادِ بہاری!
گلزارِ مدینہ کی فضا اور بھی کچھ مانگ

اسباب کی دنیا کو کیا ایسا مسخر
صحراؤں نے قلزم سے کہا "اور بھی کچھ مانگ"

محدود ہے صحراؤں کی وسعت؛ نہیں محدود
اُس رحمتِ عالم کی گھٹا: اور بھی کچھ مانگ

جس شمعِ حرم نے کیا کعبے میں اُجالا
اُس نور سے اِس دل کی ضیا اور بھی کچھ مانگ

خالق کی عطاؤں سے عطاؤں کے وہ قاسم
خالق کی عطا: اُن کی عطا: اور بھی کچھ مانگ

ہر بار صدا آتی ہے دربارِ سخا سے
عرفان! لگا اور صدا، اور بھی کچھ مانگ!

محمد عرفان علی ۔۔۔۔۔ جڑانوالہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

اک بار جو کرتا ہے گدائی ترے ﷺ در کی
ہر بار وہ پاتا ہے رسائی ترے ﷺ در کی

کتنے ہیں نصیبوں کے بھلے بندے زمیں پر
ہے جن کے نصیبوں میں چٹائی ترے ﷺ در کی

یہ دنیا کبھی آئی نہ اُس شخص کے دل میں
ہو جس کے مقدر میں گدائی ترے ﷺ در کی

آتے ہیں جو واپس تیرے روضے سے یہاں
لگتی ہے گراں ان کو جدائی ترے ﷺ در کی

ہر سال زیارت کا تمنائی وہ دل ہے
تصویر سدا جس نے سجائی ترے ﷺ در کی

دیکھا جو سلیمان، وہاں کرتے صفائی
کی حوروں نے پلکوں سے صفائی ترے ﷺ در کی

جھکنے کے لیے در تھا نہ گھر تو مرے رب نے
اک دنیا نئی پل میں بنائی ترے ﷺ در کی

اونچی نہ صدا ہو میرے محبوب ﷺ کے در پر
تہذیب خدا نے یہ سکھائی ترے ﷺ در کی

سب جھومتے پھرتے ہیں ملائک بھی ارم میں
جب حوروں نے رفعت ہے سنائی ترے ﷺ در کی

میں کیسے فراموش کروں یادِ مدینہ
تصویر مرے دل میں سمائی ترے ﷺ در کی

منظور دعا کرتا ہے قائمؔ کی خدا بھی
جب رو کے یہ دیتا ہے دہائی ترے ﷺ در کی

سید حیدار قائم (اٹک)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

اُس زُلف کی اسیری ھے میرا مقصدِ حیات
جس زُلف پہ فدا ھے یہ ساری کائنات

ہے زُلفِ محمد ﷺ کا ذکر میری زباں پہ
کسی زُلفِ اغیار کی کرتا نہیں میں بات

شفاعت کا حق محشر میں آقا کے پاس ھے
کسی اور کو اللہ نے یہ بخشی نہیں سوغات

کہتے ھیں لوگ آقا مجھے دیوانہ آپ کا
پھر کب ہٹیں گے سامنے سے میرے حجابات

پلکوں سے مسجدِ نبوی میں دوں میں جھاڑو
کب میرے مقدر میں ھونگی یہ خدمات

بیٹھ اُن کی محفل میں سجاد بن کے گدائی
دنیا کے غموں سے پھر مل جائے گی نجات

سید سجاد بخاری مصطفےٰ آبادی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

حضور آپ کی طیبہ میں جلوہ آرائی
فدا بہشت بھی ہونے کو بار بار آئی

زمیں پہ آپ ﷺ کی خوشبو ہے ہر جگہ، ہر سو
فضا میں آپ ﷺ کے تلووں کے نقش زیبائی

یہ گفتگو ہے یا حکمت کا موجزن دریا
ہے خامشی یا متانت کی بزم آرائی

رواں ہیں آپ ﷺ کی آنکھوں سے زمزمی آنسو
ہنسی ہے آپ ﷺ کی، کوثر کی موجِ صہبائی

یہ ہاتھ جود و سخا کے ہیں مرکز و محور
جہاں میں آپ ﷺ نے بانٹی ہے عقل و دانائی

حرا کا غار گواہ آپ ﷺ کی رسالت پر
تنا کھجور کا، بے جاں، ہوا ہے سودائی

عجم کی ساری فضاؤں میں آپ کے شاہیں
عرب کے شیر کچلتے ہیں تاجِ دارائی

عنانِ قیصر و کسریٰ کفِ غلاماں میں
حکومتوں کو سنبھالیں فقیرِ بطحائی

دلوں نے آپ ﷺ کی تعلیم سے جلا پائی
جہاں نے آپ کی سنت سے پائی رعنائی

یہ سبز کیا ہے، سنہرا سا سامنے کیا ہے؟
یہ کس جگہ پہ مری فکر مجھ کو لے آئی

کبھی حضور کو دیکھیں، کبھی مقدر کو
خدا نصیب کرے سب کو دل کی بینائی

جنید سامنے حاضر ہے آپ کے آقا!
برا ہے لاکھ، مگر آپ کا ہے شیدائی

جنید اشفاق

ڈاکٹر مشرف حسین انجم اور ''خوشبوئے نعت''

پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور

(دوسری اور آخری قسط) چار رنگوں کے خوب صورت ٹائٹیل، دلکش کمپوزنگ، مضبوط سفید کاغذ کے ۲۰۴ صفحات پر مشتمل مجلّد ''خوشبوئے نعت'' اہلِ علم کے لیے ایک معطر تحفہ ہے۔ نعت کے میدان میں ڈاکٹر مشرف حسین انجم کا رہوار سرپٹ دوڑتا ہے، لیکن وہ حزم و احتیاط اور عجز و ادب کے تقاضے کہیں نظر انداز نہیں ہونے دیتے۔ ایک مستانہ وار بے خودی، ایمان و عشق کے سانچے میں ڈھلی ہوئی سرشاری اور جذبوں کی بے پناہ کثرت ذوق و شوق کی جان بن کر اُن کی نعتوں کی پہچان بنتی ہے۔ وہ واقعی خوش قسمت ہیں کہ اُنھوں نے اپنی سوچوں، اپنی باتوں، اپنے جذبوں اور اپنے شعروں کا فکری ماخذ صرف اور صرف ذاتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ٹھہرایا ہوا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد، اُنؐ سے سچا عشق، انؐ سے اکتسابِ فیض، اور اُن سے اظہارِ عقیدت ''نعتِ انجم کا دارومدار ہے۔ وہ بے تکان، رواں دواں اور بھرپور لکھنے کے عادی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات سے سچی محبت ہی کا اثر ہے کہ اُنھیں مناسباتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی دلی محبت ہے۔ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعزّہ و اقارب خصوصاً اہلِ بیتِ کرام، شہرِ رسول مدینہ منورہ، مدینہ منورہ کی ہر شے (وہاں کے پھل، وہاں کے بازار، وہاں کی گلیاں، الغرض وہاں کا ذرّہ ذرّہ) حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمّت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دین، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت یہ سب نعتِ انجم کے اساسی موضوعات ہیں۔ مختصراً کہا جا سکتا ہے کہ جس کو بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ نسبت، کچھ محبت ہے وہ انجم اور اُن کی نعت کا انمول موضوع ہے۔ کچھ شعرا نعت کہتے ہوئے نبوّت و الوہیت کے حوالے سے عموماً جن بے احتیاطیوں کا شکار ہو جاتے ہیں، ''خوشبوئے نعت'' بالعموم اُن بے احتیاطیوں سے دُور ہے۔ نعتِ انجم کا یہ پہلو یقیناً قابلِ داد ہے۔

مشرف حسین انجم اور اُن کی نعت، دونوں کا فکری محور عشقِ رسولِ اکرم ﷺ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عشق ــــ محبت کی شدید ترین کیفیت کا نام ہے۔ ایک نعت گو ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان کے لیے محبتِ رسول ﷺ ایمان کا اساسی تقاضا ہے۔ کوئی مشرف حسین انجم سے مل لے، ان سے باتیں کر کے دیکھ لے یا اُن کی لکھی ہوئی نعتیں پڑھ لے، اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ عشقِ رسولِ اکرم ﷺ ہی اُن کی ذات اور ان کی نگارشات کا اصل مرجع ہے:

میں آپ کی اُلفت میں تڑپتا ہوں ازل سے   قدموں سے لگا لیجیے آقا ہے گزارش
اُلفتوں سے وادیِ احساس کر کے مشکبار   بزمِ دل میں پیار کے گلشن کھلا دیتے ہیں آپؐ
جیون کے سلسلوں کو بناتی ہے خوشنما   انجم درِ رسولؐ کی چاہت ہے لاجواب

مشرف حسین انجم کے نزدیک تمام جہانوں پر، کائنات کے چپے چپے پر اور خود شاعر پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بے پناہ احسانات ہیں۔ اس سلسلے کی پہلی بات تو یہ ہے کہ ذاتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی باعثِ تخلیقِ کائنات ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کائنات کو معرضِ وجود ہی میں نہ لاتا:

نبیؐ کے عشق میں تخلیق کر کے ساری دنیا کو   خدا نے نور بخشا ہے محبت کی نشانی کو

حدیثِ لولاک اس مضمون پر شاہد ہے۔ ہر نوع کی زندگی کی پریشانیاں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظرِ لطف و کرم سے دُور ہوتی ہیں:

دُور ہو جاتی ہیں دل سے مشکلاتِ زندگی   روز و شب ہے چارہ گر اُنؐ کی نگاہِ التفات

حضورِ اکرم ﷺ کی نوازشات صرف اہلِ اسلام کے لیے ہی نہیں بلکہ ہر زمانے کے ہر شخص کے لیے بھی ہیں:

ہر شخص عنایت کی بہاروں میں رواں ہے   ہر دل سے گزرتی ہے سدا اُن کی نوازش

شاعر کی سوچوں، باتوں اور تحریروں کا مرکز و محور یادِ محبوبِ حق تعالیٰ ہے اور حق یہ ہے کہ یہ سعادت جسے حاصل ہو جائے اس کی قسمت پر رشک ہی کیا جا سکتا ہے:

اب تو جیون کی سبھی راہیں معطر ہو گئیں   اُنؐ کی یادوں کا حسیں مجھ کو ثمر اچھا لگا

دل کی دھڑکن اُن کی یادوں میں سدا آباد ہے   دل کے دامن پر یہ اُلفت کا شجر اچھا لگا
چشمِ دل میں ہر گھڑی حسنِ مدینہ ہے عیاں   روز شہرِ مہرباں سے روشنی پاتی ہے سوچ

شاعر کو دنیا کی پریشانیاں تنگ نہیں کرتیں کیونکہ وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یادوں ہی میں مگن رہنے کو زندگی قرار دیتا ہے۔ اسی میں اپنی خوشی کا راز پاتا ہے:

میں خوش ہوں فقط آپؐ کی یادوں کے سہارے   میں خوش ہوں فقط آپؐ کی رحمت میں نبیؐ جی

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا' ان کی زندگی اور سوچ میں ''خوشبو'' کا بہت عمل دخل ہے۔ معطّر سوچیں اُنھیں معطّر رکھتی ہیں۔ ''خوشبو'' ان کے لیے کہیں تو یادِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے تو کہیں اس سے مراد شانِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

جس لفظ کے چمن میں اُجالے ہوں جلوہ گر   اُس لفظِ معتبر میں ہے خوشبو رسولؐ کی
دن رات مدحتوں کی بہاریں ہیں جلوہ گر   انجم کے اپنے گھر میں ہے خوشبو رسولؐ کی

نعت گوئی کے فیوض وثمرات کا ذکر مشرف حُسین انجم کی نعت کا گویا جزوِلازم ہے۔ اُنھوں نے طرح طرح سے نعت کہنے کی برکتوں کا ذکر کیا ہے:

میں نے اُن کی مدحتوں سے اپنی نسبت جوڑ لی   بوجھ ہلکا ہو گیا ہے اب مری تقصیر کا
نعت گوئی نے مرے جیون میں لکھ دیں رفعتیں   اُنؐ کی مدحت ہی سبب ہے اب مری تشہیر کا
آپؐ کی توصیف ٹھہری ہے لبوں کی دلکشی   بزمِ ایقانِ جہاں کو حسنِ مدحت پر ہے ناز
مدحت کی روشنی ہے کہ جنت ہے آس پاس   ہر دم رسولِ پاکؐ کی رحمت ہے آس پاس
نعت نے موسم بدل ڈالا ہے میری سوچ کا   نعت سے دل میں جواں ہے غنچۂ باغِ نشاط

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت ہی کا نتیجہ ہے کہ شاعر کو اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت کے باعث حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں سے بھی محبت ہے:

مجھ کو آقا کے غلاموں سے محبت ہے بڑی   جو مدینے پر فدا ہے وہ بشر اچھا لگا

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت ہی سے وہ اہلِ بیتِ کرام سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب صحابہ سے بھی اُنھیں بہت محبت ہے۔

مدینہ منورہ جو دراصل شہرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اُس سے تو شاعر کی محبت بے انتہا ہے' کیونکہ یہاں نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روضۂ مطہرہ ہے۔ اس شہرِ نور کی ہوائیں' اشیاء' کھجوریں یہاں تک کہ اس شہرِ کرم کا ہر ذرّہ شاعر کی عقیدت کا مرکز ہے:

آنکھوں میں سدا اُس کے اُجالوں کا سماں ہے   وہ شہرِ پیمبر ہے مری جان کا مرکز
ہر لحظہ جھلکتا ہے وہاں نور کا موسم   وہ شہرِ درخشندہ ہے ایمان کا مرکز
اُس در پہ نچھاور ہیں عقیدت کی بہاریں   وہ شہرِ محبت ہے دل و جان کا مرکز
وہاں پر چین ملتا ہے جہاں کے بے قراروں کو   میں کیسے بھول سکتا ہوں مدینے کی بہاروں کو
مدینہ کا ہر اک بشر معتبر ہے   کرم سے سجا ہر مکاں اللہ اللہ

مشرف حسین انجم مدینے سے پیار تو کرتے ہیں لیکن اس کے ادب واحترام کا بھی خیال رکھتے ہیں' کیونکہ مدینہ منورہ کی تعظیم دراصل احترامِ رسولؐ ہی کا ایک پہلو ہے:

وہاں جا کے میں نے یہ دیکھا ہے انجم   ادب کو جھکا آسماں اللہ اللہ

مدینہ منورہ کی حاضری چونکہ قربتِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا باعث بنتی ہے لہٰذا انھیں سفرِ مدینہ سے بھی لگن ہے۔ جب ہجرِ مدینہ کی تڑپ بڑھ جاتی ہے تو شاعر سفرِ مدینہ کی سوچوں میں مگن ہو جاتا ہے' جہاں سکینت ہی سکینت ہے۔

روز و شب طیبہ کی جانب اب رُخِ پرواز ہے   مجھ کو انجم اُنؐ کے در کا یہ سفر اچھا لگا

ڈاکٹر مشرف حسین انجم جہاں سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسن باکمال کی بات کر کے قلب وذہن کی تطہیر و تسکین کا سامان بہم پہنچاتے ہیں وہاں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا بھی بڑے ذوق وشوق سے ذکر کرتے ہیں:

تازہ ہیں اُن کے باغِ عنایت کے پھول پھول   مہکی ہے اُن کے گلشنِ سیرت کی شاخ شاخ
ہر گھڑی ہو آپؐ کی سیرت کی نکہت آس پاس   نزہتِ وجدان کی جانب دلِ بے تاب دوڑ
زندگی کو آپؐ کی پاکیزہ سیرت پر ہے ناز   آپؐ کے لطف وکرم نُستانِ رحمت پر ہے ناز
زمانہ آپؐ کی سیرت کی خوشبوئیں پا کر   ہمیشہ آپؐ کی عظمت کے گیت گاتا ہے

مشرف حسین انجمؔ سیرتِ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنانے پر بہت زور دیتے ہیں۔ اسی میں زندگی کے مسائل اور انسانی مشکلات کا حل ہے' اسی لیے وہ انسان کو اسی سیرتِ پاک کو اپنانے کی تلقین کرتے ہیں:

دشتِ دل سے آ بسے گی روشنی انجمؔ ضرور حسنِ سیرت کے بیاں کی سمت اے انسان دوڑ

اہلِ اسلام کی حقیقی نجات اس میں ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی سیرتِ پاک کو اپنائیں' اور جن کاموں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع کیا ہے' ان سے باز آ جائیں۔

اُن کے عشق کا زمزم پی کر جیون کو مہکا جن افعال سے آپؐ نے روکا' ان افعال کو چھوڑ

شاعر کے نزدیک اتباعِ رسولِ اکرم ﷺ کے بغیر حُبِّ رسول ﷺ کا دعویٰ مناسب نہیں کیونکہ اس اتباع کے بغیر مسلمانوں پر رحمتوں کی بارش ہونا ممکن ہی نہیں:

اُن کا عاشق ہو کے اُن کی پیروی سے دُوریاں رحمتوں کے سائے کب ہیں اُن کی سُنت کے بغیر

عاشق حسین انجمؔ کے نزدیک حضورِ اکرم ﷺ سے سچی اور پکی محبت کا خالص ترین انداز آپ ﷺ کی شریعتِ مطہرہ کو اپنانا اور زندگی اسی کے مطابق بسر کرنا ہے:

انوار دکھاتی ہے پیمبرؐ کی شریعت قرآن سکھاتی ہے پیمبرؐ کی شریعت
آئین میں لاتی ہے دیانت کے اُجالے دستور سجاتی ہے پیمبرؐ کی شریعت

وہ نعت گوئی اور نعت خوانی کے لیے بھی دل و جاں کی طہارت کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ حق بھی یہی ہے کہ نعت خواں اور نعت گو حضرات ہی اگر طہارتِ قلب و نظر کا خیال نہیں رکھیں گے تو کون رکھے گا؟

عشق سے آراستہ اِک آشیاں ہے لازمی نعت گوئی کے لیے تطہیرِ جاں ہے لازمی
والیِ کون و مکاں کی پاک مدحت کے لیے آبِ زمزم سے دُھلی انجمؔ زباں ہے لازمی

مشرف حسین انجمؔ کے نزدیک اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کا ایک لازمی اور لابُدی تقاضا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناموسِ پاک کی حفاظت کے لیے سب کچھ حتیٰ کہ اپنی جاں تک قربان کر دی جائے۔

آج یورپ کے کچھ گستاخ جس طرح آزادیِ اظہارِ رائے کی آڑ میں عالمِ اسلام کی دل آزاری کر رہے ہیں' اُس کی روک تھام جذبۂ تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی سے ممکن ہے۔ اگرچہ ناموسِ رسالت کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمۂ کرم پر لی ہوئی ہے پھر بھی ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پیارے آقا پر تن، من، دھن سب کچھ نچھاور کر دے۔ اسی میں مسلمانوں کی بقا کا راز مضمر ہے اور اسی میں عالمِ اسلام کی ہیئتِ اجتماعیہ کی شان و شوکت پنہاں ہے:

اُنؐ کی ناموسِ مقدس پر یہ دل قربان ہے لوگ جی کر بھائے کب ہیں اُنؐ کی رحمت کے بغیر
ناموسِ نبی پر ہے فدا جان ہماری کونین میں رخشندہ ہے پہچان ہماری

تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کے حوالے سے مشرف حسین انجمؔ کا قلم اب تلوار بن گیا ہے' جبھی تو کہتے ہیں:

آپؐ کی ناموس پر قرباں ہیں انجمؔ دھڑکنیں بے ادب کی سمت رُخ ہے اب مری شمشیر کا

بزرگوں سے سُنا ہے کہ درود و سلام اور نعتِ پاک دونوں ہی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فوری رابطے کا ذریعہ ہیں۔ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لازمی تقاضا درود خوانی ہے۔ ڈاکٹر مشرف حسین انجمؔ کی نعت کا ایک معتبر حصہ درود و سلام پر بھی مشتمل ہے۔ درود و سلام کے حوالے سے اُنھوں نے بہت پیارے پیارے مضامین ادب کی جھولی میں ڈالے ہیں۔ وہ کس والہانہ پن اور سرشاری سے کہہ رہے ہیں:

سایۂ رحمت اُن کا سر پر' صلی اللہ علیہ وسلّم نورِ کرم ہے اُن کا گھر پر صلی اللہ علیہ وسلّم
اُن کی شان کا پرچم ہر سُو' اُن کی گُل بُستان میں خوشبو فیض ہے اُن کا بحر و بر پر' صلی اللہ علیہ وسلّم

مندرجہ بالا گزارشات اور شعری نمونوں سے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہ ہوگا کہ مشرف حسین انجمؔ نے نعت کے عمومی و خصوصی ہر طرح کے موضوعات کو بڑے قرینے سے شعر کا جامہ پہنایا ہے۔ اُن کی سوچ گہری بھی ہے اور وسیع بھی' منوّر بھی ہے اور معطّر بھی' جس کے ثبوت میں ''خوشبوئے نعت'' کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

''خوشبوئے نعت'' کے پہلے صفحہ پر ''سرگودہا کی ادبی تاریخ کا پہلا نعتیہ دیوان'' کی مُہر ثبت

ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو یہ بھی ڈاکٹر مشرف حسین انجم کے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

''خوشبوئے نعت'' کے ٹائیٹل پر بھی ''نعتیہ دیوان'' رقم ہے۔ شعری دیوان کا سیدھا سادا مطلب غزلیہ ہیئت کی نگارشات کی الفبائی ترتیب پر مشتمل پیش کش ہے۔ دیگر ہیئتوں پر مشتمل کلام دیوان کے اختتام پر الگ سے درج تو کیا جا سکتا ہے لیکن ایسا کلام دیوان کا حصہ نہیں ہوتا۔ ''خوشبوئے نعت'' میں کچھ قطعات بلکہ فردیات بھی الفبائی ترتیب سے شاملِ دیوان کر دیے گئے ہیں، جو محلِ نظر ہیں۔ یوں ۱۸۴ نعتیہ غزلوں میں سے ایک حمد اور تین، دیگر ہیئتوں پر مشتمل نگارشات کو الگ کیا جائے تو ۱۸۰ غزلیہ ہیئت پر مشتمل نعتیں اس دیوان کا اثاثہ ٹھہرتی ہیں۔ ہر نعتیہ غزل سات اشعار پر مشتمل ہے جو ذہنی نظم کا پتہ بھی دیتی ہے اور خوشبوئے نعت کا تخصص بھی ٹھہرتی ہے۔

''خوشبوئے نعت'' جہاں فکری و معنوی خوبیوں سے مالا مال ہے، وہاں اِکا دُکا ایسی مثالیں بھی موجود ہیں، جن کی تفہیم ناممکن نہیں تو آساں بھی نہیں۔ مثلاً ایک شعر ہے:

لطف و کرم عطا کے مناظر ہیں خوشگوار — اُس جا پہ رحمتوں کی ردائیں بھی ہیں لذیذ

سوال یہ ہے کہ اگر لذیذ کا مطلب خوش ذائقہ ہے تو کیا چادریں بھی لذیذ ہوتی ہیں؟ اسی طرح:

چشمِ بشر میں ہر سُو رواں ہے حسین باغ — رخشندہ مدحتوں کا عیاں ہے حسین باغ

چشمِ بشری میں ہی سہی لیکن کیا باغ رواں ہوتا ہے۔ ایسی روانی کا تعلق پانی، نہر سے تو سمجھ میں آتا ہے لیکن باغ کا رواں ہونا کس روزمرہ کے مطابق سمجھا جائے گا؟ اسی طرح ایک اور شعر ہے:

سارے عالم میں نبی کا پاک در اچھا لگا — اس زمیں پر ایک ہی مجھ کو نگر اچھا لگا

اس میں کوئی شک نہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشقوں کے لیے مدینہ منورہ بہت عقیدت اور محبت کا مقام ہے اور اس مقام کی عظمت میں کسے کلام ہو سکتا ہے لیکن ایک ہی نگر اچھا لگنا کیا دیگر مقاماتِ مقدسہ کی نفی تو نہیں کرتا؟؟ اگر اس طرح کہا جا سکتا کہ یہی نگر مجھے سب سے اچھا لگتا ہے تو دیگر مقاماتِ مقدسہ کی نفی بھی نہیں ہوتی۔ کیا ''ایک ہی نگر اچھا لگا'' سے دیگر کے اچھا نہ لگنے کا شائبہ تو پیدا نہیں ہوتا؟ اسی طرح ''دامن پہ ڈھال پیدا کر'' کا مطلب اخذ کرنا یقیناً

آسان نہیں ہے۔ صفحہ ۷۹ پر شعر نمبر ۶ میں ___ درِ بحرِ حسنِ بقا ___ کی ترکیب آئی ہے۔ یعنی بقا کے حُسن کے سمندر کا دروازہ۔ سوال یہ ہے کہ کیا سمندر کا در ہوتا ہے؟؟

ڈاکٹر مشرف حسین انجم کی ''خوشبوئے نعت'' جہاں ذہنی و فکری بالیدگی کی حامل ہے، وہاں فنی خوبیوں سے بھی مالا مال ہے۔ وہ عموماً انتخابِ الفاظ میں احتیاط اور مہارت دکھاتے ہیں۔ ان کے کارخانۂ فکر میں ایسی ایسی تراکیب بھی وجود پاتی ہیں کہ قاری داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً کچھ تراکیب بطور نمونہ درج ہیں:

دامانِ حسنِ سرورِ کونینؐ ___ غنچۂ باغِ تخیل ___ نکہتِ باغِ یقیں ___ خوشبوئے حسنِ سخن ___ چشمِ حسنِ شفاعت ___ ردائے عشق ___ چہرۂ دشتِ یقیں ___ وقارِ حسنِ صبا ___ گلِ چشمِ احساس ___ شانِ حسنِ بہارِ دیں ___ غنچۂ باغِ نشاط ___ وغیرہ

تراکیب کا ذکر چھڑا ہے تو واضح رہنا چاہیے کہ وہ عربی، فارسی الفاظ کے ساتھ ہندی الفاظ کی آمیزش سے من پسند تراکیب وضع کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی جدت پسند اس کا طرفدار بھی ہو لیکن اہلِ زباں اور علمائے فصاحت کیا ایسی تراکیب گوارا کرتے ہیں؟؟ کچھ ایسی تراکیب ملاحظہ کیجیے:

نگاہِ سوچ ___ بستیِ احساس ___ دھڑکنِ دل ___ نکھارِ ارض و سما ___ پیارِ بزمِ حیا ___ چینِ دل ___ منٹھارِ رب ___ لوحِ جیون ___ آسمانِ سوچ ___ دھرتیِ اعمال ___ وغیرہ

اُن کی بعض تراکیب قاری کو خصوصی غور و خوض کی دعوت بھی دیتی ہیں۔ مثلاً ظلمتوں کی دھوپ، جذبوں کی ہم نشیں ___ اُجالوں کا ثمر ___ وغیرہ

ایجادِ مضمون کے لیے شاعر عموماً قافیے کے دست نگر ہوتے ہیں لیکن مشرف حسین انجم کے ہاں اس مقصد کے لیے قافیے سے زیادہ ردیف کام کرتی ہے۔ اُن کی ردیفیں لمبی لمبی ہوتی ہیں اور نہ صرف شعر زیرِ نظر بلکہ پوری نعتیہ غزل کا ایک خاص مزاج اور ایک خاص رنگ پیدا کرنے میں بھی ردیف کی مداخلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے ان کی بہت سی نگارشات میں مسلسل غزل کی چاشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ کچھ ردیفیں دیکھیے:

میں ہے اجالا آپ کا___ ہے پیمبر کی شریعت___ ہے آپؐ کی روشن حدیث___
ان کی نگاہِ التفات___ ہیں اُن کی رحمت کے ثبوت___ ہے اُمت کی خوشی کا باعث___
سے روشنی پاتی ہے سوچ___ میں دیکھا روشن سچ___ ہے اُمت کی خوشی کا باعث

ان کے ہاں مختصر ردیفیں نسبتاً کم ہیں۔

ڈاکٹر مشرف حسین انجم کے ہاں بیان و بدیع کی خوبیوں کی جلوہ گری بھی قابلِ داد ہے۔ تشبیہات و استعارات کا استعمال بہت فن کارانہ ہوا ہے۔ صنائع لفظی و معنوی جہاں اپنی' چھب دکھاتے ہیں' وہیں بے ساختگی کا پتہ بھی دیتے ہیں۔ فنی خوبیوں کی مثالیں مضمون کی طوالت کا باعث ہوں گی۔ صرف تلمیح کی دو مثالیں دیکھیے:

انجم جو رکھے تن میں سدا بغض نبیؐ کا   اُس عیر جبل کو نہ کبھی دوں گا میں ترجیح
جس پہ سوئے تھے علی المرتضیٰؓ آرام سے   راحتوں سے پُر کہاں ہے ایسے بستر کی طرح

ڈاکٹر مشرف حسین اپنے تخلص کے استعمال میں بھی جہاں کہیں فن کاری دکھاتے ہیں' کمال کرتے ہیں۔ اس شعر میں ذو معنویت قابلِ لحاظ اور لائقِ داد ہے:

اب نگاہوں میں کوئی انجم سمائے کس طرح   دیکھ لی ہے اخترانِ مصطفیٰؐ کی اِک جھلک

اس شعر میں اَلصَّحَابِی کَالنُّجُوم (اخترانِ مصطفیٰؐ) کی تلمیح بھی دامنِ دل کھینچتی ہے۔

''خوشبوئے نعت'' کا عروضی مطالعہ ایک الگ بحث ہے جو اِس وقت میرا موضوع نہیں۔ تاہم بصد عجز و ادب اتنا تو ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ذہنی نظافتیں اور شعری لطافتیں اگر کہیں عروضی تسامحات کی کثافتوں میں دب جائیں تو خیال کی نزاکتیں بے طرح مجروح ہو جاتی ہیں۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ قبلہ حفیظ تائبؒ نے انھیں اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہُوا تھا اور ان کے متعلق پیشین گوئی کی تھی کہ ان میں مستقبل کا بڑا نعت گو شاعر بننے کی اہلیت موجود ہے۔ ترقی کا یہ سفر جاری ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں جلد اُس عظیم مقام پر سرفراز فرمائے جس کی تمنا قبلہ مجدِدِ نعت حفیظ تائبؒ نے کی تھی۔ ☆

پروفیسر ظہیر احمد ظہیر کی نعت

(قسط نمبر 1)

محمد ساجد ڈھلوں

ویسے تو لفظِ نعت کسی کی بھی تعریف کرنے کو کہتے ہیں مگر اب یہ لفظ صرف اور صرف جنابِ سرورِ کائنات، نبی مکرم ﷺ، احمد مجتبیٰ محمد ﷺ مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ بابرکات کی تعریف و توصیف کے لیے ہی مختص ہے۔

مختلف کتب میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ کی اوائل عمری ہی میں آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کی تعریف میں چند اشعار کہے۔ اس زمانہ میں شاعری بڑے عروج پہ ہونے کی وجہ سے اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ شعر کرنا فخر محسوس کیا جاتا تھا۔ پھر یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے چچا ابوطالب نے بھی سید کائنات ﷺ کی تعریف میں قصیدہ کہا تھا۔ جس کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ آپ ﷺ بعد میں بھی اسے دہراتے رہتے تھے۔ یعنی آپ ﷺ کی نعت کا آغاز اسی زمانہ میں شروع ہوا جب کفار نے آپ سرکار ﷺ کی ہجو کہنا شروع کی تو اس کے رد کے لیے حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جن لوگوں نے اپنے دست و بازو سے میری مدد کی آج ان کی زبانیں اور قلم کہاں ہیں تو پھر اس فرمان کے نتیجہ میں بہت سے اصحاب رضوان اللہ علیہ اجمعین میدانِ نعت میں اترے ہیں جن میں حضرت حسانؓ سرِ فہرست دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے کفار کی طرف سے کی جانے والی ہجو کا خوب خوب جواب دیتے ہوئے کریم آقا ﷺ کی مدحت میں بے شمار کام کیا۔ سرورِ عالمین ﷺ نے حضرت حسانؓ کے لیے مسجد نبوی شریف میں ایک چبوترہ بنوایا تھا جہاں وہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کی نعت پڑھا کرتے تھے اور ان کے لیے غمخوار آقا ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُس (اے اللہ اس حسانؓ کی حضرت جبریلؑ کے ذریعے سے مدد فرما) کہتے ہیں کہ آپ سرکار ﷺ پہ درود و سلام بھیجنا بہترین نعت

ہے۔ حضرت آدمؑ اور اماں حوا سلام اللہ علیہا کا جب نکاح ہوا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدمؑ اس کا مہر ادا کرو۔ عرض کی ''یا ربنا'' کیسے ادا کروں حکیم ہوا کہ میرے حبیب کریم ﷺ پہ درود وسلام پڑھیں۔ اگر درود وسلام کو نعت کے زمرے میں گردانا جائے تو یوں مخلوق میں سب سے پہلے نعت خوان حضرت آدمؑ ٹھہرے۔

احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے۔ اگر کسی کے احسان کا بدلہ چکایا نہ جا سکے تو اس محسن کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور اس قدر دعا کریں کہ ادائیگیٔ احسان کا گمان ہونے لگے۔ تو برادران اسلام ذرا سوچیں کہ ایسی ہستی جن کے احسانات ان گنت ہوں مثلاً گفتگو کا سلیقہ اور آداب۔ چال ڈھال میں میانہ روی کا درس، لین دین، ماپ تول اور ترازو کے سیدھا رکھنے کے اسباق، معاہدات کی پاسداری، پاکیزگی، سچائی دیانت، خلوص ، امانتداری، حقوق انسانی کے تحفظ کا پہلا چارٹر، غلامانہ طرز زندگی کا خاتمہ، ظلم وجور کے سلاسل سے نجات، حسب ونسب کی پاکیزگی وتقدس، مالک ومزدور کے حقوق وفرائض سے آگاہی، انسانیت کے رشتوں میں رواداری، صلح وجنگ میں آدمیت کا احترام، نفسوں کو پاک کرنے کے طریقے، پڑوسیوں کے حقوق، احترام والدین، بڑوں کا ادب چھوٹوں پہ شفقت، اللہ کریم سے انسانوں کا رابطہ، حتیٰ کہ غسل وطہارت تک کے بارے میں، زندگی کے ہر ہر پہلو پہ رہنمائی کرنے والے محسن وکریم "رحمۃ اللعالمین ﷺ" کے احسانات کا بدلہ کس طرح چکایا جا سکتا ہے؟ تو پھر کیوں نہ ایسی ہستی ﷺ کے گن گائے جائیں، کیوں نہ ان ﷺ کی شان میں قصیدے پڑھے جائیں اور کیوں نہ سرکارِ کون و مکاں کی ذات پاک ﷺ پہ درود وسلام کی ڈالیاں بھیجی جائیں۔

حقیقت میں نبی محتشم ﷺ کی نعت کا آغاز قرآن مجید کے لوح محفوظ پہ نمودار ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ کلام پاک میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے بیشمار مقامات پہ اپنے حبیب کریم ﷺ کی تعریف وتوصیف میں بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے مثلاً سورۃ البقرہ آیت نمبر 104 میں نبی پاک ﷺ کو "راعنا" کہہ کے مخاطب نہ

کرنے کی تنبیہ۔ سورۃ النساء آیت نمبر 64 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پہ ظلم کیا اگر وہ خود بھی نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور آپ ﷺ سے عرض کرتے کہ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے معافی و بخشش مانگیں اور اگر اس کے حبیب کریم ﷺ ایسا کرنے پر راضی ہو جاتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ضرور ضرور "تواب الرحیم" پاتے۔ سورۃ النساء ہی کی آیت نمبر 65 میں اللہ عزوجل کے فرمان سے پتہ چلتا ہے کہ لوگو! آپ ﷺ کو اپنے معاملات میں حکم بنائیں اور آپ ﷺ کے فیصلوں کو دل وجان سے قبول کرنا چاہیے۔ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اے حبیب ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ مذکورہ سورہ کی آیت نمبر 56 میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پہ درود بھیجتے ہیں۔ لہٰذا اے مومنو! تم بھی آپ ﷺ پہ درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔ جس کے ثمرات بھی بتا دیئے کہ دس رحمتوں کا نزول، دس درجات کی بلندی، دس گناہوں کا مٹا دیا جانا۔ یہ سب تو درود وسلام بھیجنے والوں کے لیے ہے۔ آقا کریم ﷺ کی بلندیٔ درجات کا احاطہ کرنا تو ناممکن ہے۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 164 سے کچھ یوں مفہوم نکلتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پہ احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا جو انہیں پاک کرتے ہیں اور کتاب وحکمت سکھاتے ہیں۔ سورہ توبہ کی آیت نمبر 24 میں ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم کچھ اس طرح نکلتا ہے کہ اے حبیب ﷺ آپ ﷺ لوگوں سے فرما دیں کہ اگر تمہارے والدین اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور رشتے دار اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات، اللہ تعالیٰ اس کے حبیب کریم ﷺ سے کچھ بھی عزیز ہو جائے تو ٹھہرو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنا حکم لائے۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 76 میں مفہوم فرمایا جاتا ہے کہ اور قریب تھا کہ (اے نبی ﷺ) یہ لوگ آپ ﷺ کو مکہ سے نکال دیتے، جلاوطن کر دیتے اور (اگر یہ ایسا کرتے تو) اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے یہ بھی

نہ رہتے مگر کم"۔ اسی سورہ کی آیت نمبر 79 میں آپ ﷺ کے لیے مقام محمود کا ذکر آیا ہے۔ سورۃ الحجرات آیت نمبر 2 میں آیا ہے کہ اے ایمان والو میرے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں اونچی آواز میں بات نہ کرو اور انہیں ﷺ ایسے بھی مت پکارو جیسا کہ ایک دوسرے کو پکارتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ سورہ القلم آیت نمبر 4 میں آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی تعریف کی جا رہی ہے۔ سورہ الضحیٰ کی آیت نمبر 5 میں رب تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اے حبیب (ﷺ) آپ (ﷺ) کا پروردگار آپ (ﷺ) کو وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ آپ (ﷺ) راضی ہو جائیں گے اور سورۃ الانشراح آیت نمبر 4 میں رب العزت ارشاد فرمایا ہے کہ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (اے حبیب (ﷺ) ہم نے آپ (ﷺ) کے لیے آپ (ﷺ) کے ذکر کو بلند فرما دیا) مذکورہ بالا قرآن مجید کی آیات پہ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ نعت کہنا اور پڑھنا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی سنت ہے۔ اس لیے یہ عمل ہمارے لیے بہت بڑی سعادت کی بات ہو گی کہ آقا کریم ﷺ کی نعت لکھیں اور سنیں سنائیں۔ صراط الفردوس کی طرف صراط مستقیم نعت رسول مقبول ﷺ ہی ہو سکتی ہے۔

نعتِ رسول محتشم ﷺ کا چھوٹا سا خاکہ آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کے بعد میں میدان نعت کے زبردست سپاہی اور قبیلۂ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مایہ ناز سپوت جن کا اسمِ گرامی پروفیسر ظہیر احمد ظہیر (جواب ہم میں نہیں) ہے، کی نعتیہ سرگرمیوں کے بارے میں زبان قلم کو راجع کرتا ہوں۔ محترم پروفیسر ظہیر احمد ظہیر صاحب 15 مئی 1948ء کو انڈیا میں تولد ہوئے۔ پھر ان کا خاندان ہجرت کر کے پاکستان (لاہور) آ گیا۔ پروفیسر صاحب کا بچپن سیدنا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے گردونواح میں گزرا۔ کہا جا سکتا ہے کہ داتا حضورؒ کے فیوض و برکات کے اثرات ان کے ذہن و قلب پر بھی مرتب ہوئے تبھی تو ایمان و اسلام کی حلاوتوں سے سرشار اور تعلیمی میدان میں تین عدد ماسٹر ڈگریاں یعنی ایم اے اردو، ایم اے پنجابی اور ایم اے اسلامیات اڑا لے گئے اور یوں ایک

Intelectual شخصیت ٹھہرے۔ پروفیسر صاحب نے درس و تدریس ہی کو ذریعہ معاش بھی بنایا۔ آج کل پرنسپل لاہور انگلش اکیڈمی کریم پارک لاہور میں چراغ علم روشن کر کے نورانی شعاعوں سے عوام الناس کو مستفیض فرما رہے ہیں۔

آپ نے حضرت بابا بلھے شاہؒ اور حضرت شاہ حسینؒ کی قافیوں کا اردو میں ترجمہ فرمایا ہے۔ آپ کی پنجابی میں ایک کتاب زیر طباعت ہے۔ کہتے ہیں کہ غزل کے شاعر اگر نعت نگاری کی جانب رغبت اختیار کریں تو بہت خوبصورت نعت لکھتے ہیں اور جناب ظہیر نے اس بات کو سچ کر دکھایا ہے۔ پروفیسر صاحب اپنی نعت کی کتاب "خوشبوئے آگہی" میں رقم طراز ہیں کہ حضور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نعت گوئی درود و سلام ہی کی ایک صورت ہے۔ نعت کہنا ایک مسلمان شاعر کے لیے عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ نعت کہنے کا فن انہیں عشقِ رسول محتشم ﷺ کی طفیل اللہ جل جلالہٗ نے عطا فرمایا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ توفیق ایزدی ہی سے نعت کہی جا سکتی ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ نعت کہنے کے لیے انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ کریم آقا ﷺ کے بارے میں تو، تم، تیری بلکہ تجھ کو، تجھے، اس، تمہیں، تمہارے، تیرے جیسے الفاظ ہرگز استعمال نہ کرنے چاہئیں۔ ان الفاظ سے کسی کی بھی تعریف و تعظیم نہیں ہوتی۔ بلکہ آقا کریم ﷺ کے بارے میں ایسے الفاظ سوئے ادب ہوں گے۔ اس کی وضاحت اگر دیکھنی چاہیں تو راقم کا مضمون نعت میں تو، تم، تیری کا استعمال جو کاروانِ نعت کے اکتوبر 2019ء کے شمارہ میں پبلش ہو چکا ہے، کو ملاحظہ کریں۔ نعت عقیدت ادب و احترام کے دائرہ ہی میں رہ کے لکھی جا سکتی ہے۔ فرمان رسول کریم ﷺ ہے کہ جو بڑوں کا ادب نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ پروفیسر صاحب کا اس ضمن میں ایک خوبصورت مصرع ملاحظہ کریں۔

کہتا ہوں نعت روح کو احرام باندھ کر

نبی کریم ﷺ کی تعظیم کا ایک اور نمونہ لکھیئے لکھتے ہیں۔

زندگی بس اسی خواہش میں بسر ہو جائے　　آپ ﷺ کا ذکر مرا خاص ہنر ہو جائے

(جاری ہے)

نعتیہ تنقیدی مذاکرہ

ابوالحسن خاور

ادبی فن پاروں پر تنقید، روایت کی ایک مضبوط کڑی ہے تاہم نعتیہ ادب میں روایت کا یہ ستون قدرے کمزور ہی رہا۔ نعت کے اسلوب، مضامین اور متنازعہ امور مثلاً تو تیرا کا استعمال، عربی الفاظ کا اردو میں تلفظ، نعت میں سگ، شراب جیسے الفاظ پر مباحث اور بے سند روایات و واقعات پر تو علمائے نعت اپنی آراء دیتے رہتے ہیں لیکن شعری عیوب و محاسن پر گفتگو کا کوئی باقاعدہ سلسلہ کسی نعتیہ ادبی تنظیم، انجمن یا رسالے میں نظر نہیں آتا۔ رسائل میں نعتیات پر گفتگو کا ایک خزانہ نعتیہ مجلّے "نعت رنگ" میں مدیر صبیح رحمانی کو لکھے گئے خطوط میں بھی موجود ہے جس میں علمائے نعت نے نعت رنگ میں پیش کردہ تخلیقات پر اپنی آراء پیش کیں۔ ان خطوط میں گفتگو کا سلسلہ قارئین کے لیے اس وقت گہری دلچسپی کا سبب بن گئے جب لکھاری نے اگلے شمارے میں اس تنقید کا جواب بھی لکھا۔ ڈاکٹر ابرار عبد السلام نے اہلِ نعت پر یہ احسان کیا کہ ان خطوط سے تنقیدی مباحث کو موضوعات کے اعتبار سے کشید کر کے "نعتیہ ادب۔ مباحث و مسائل" کے نام سے ایک کتاب میں یکجا کر دیا۔ تاہم ان مباحث میں کوئی تخلیق لکھاری کی طرف سے باقاعدہ تنقید کے لیے پیش نہیں کی گئی۔ لکھاری کی طرف سے اپنی تخلیق کو تنقید کے لیے پیش کرنے کا سلسلہ "نعت ورثہ" کے فیس بک ادبی گروپ "نعت ورثہ لٹریری ڈسکشنز" سے شروع ہوئی۔ شاید نعت پر ایسی تنقید سوشل میڈیا پر ہی ممکن تھی کہ نعت عقیدت کا اظہار ہے۔ عقیدت کے معاملے میں بیشتر اذہان حساس ہوتے ہیں اور کسی بھی مصرعے یا شعر کے صرف اسی معنی کو درست سمجھتے ہیں جو ان تک پہنچے۔ عقیدہ بھی صرف وہی درست جو اپنا ہے۔ ذرا سوچیے کہ حلقہ اربابِ ذوق کی طرز پر تنقیدی نشست جاری ہو، ہر شخص کو اپنی رائے دینے کی اجازت اور کسی شعر پر گفتگو کرتے ہوئے نور و بشر یا مسئلہ استمداد پر بحث چھڑ جائے تو؟ کسی کے لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے شاعری میں تو کا

صیغہ روا ہے اور کوئی اسے بدتمیزی سمجھتا ہے۔ رسائل کے مضامین اور فیس بک پر تو معاملہ لفظی اظہار تک ہی رہتا ہے لیکن محفل ہو تو جذبات کا اظہار کہاں سے کہاں پہنچ جائیں اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ سوشل میڈیا کی کرنیں زمین ادب کے بہت سے گوشوں کو روشن کر رہی ہیں۔ ادبی گروپ ایک عرصے سے بہت سنجیدہ موضوعات پر مباحث اور تخلیقات پر اعلیٰ تنقیدی نشستوں کا اہتمام کر رہے ہیں۔ فیس بک پر پہلا تنقیدی فورم "جدید تنقیدی فورم" تھا جس کی بنیاد راولپنڈی کے نوجوان تنقید نگار "الیاس بابر اعوان" نے رکھی تھی۔ اس گروپ میں تخلیق شاعر کے نام کے بغیر پیش کی جاتی اور احباب اس پر گفتگو کرتے۔ اسے "بلا نام تنقید" کا نام دیا گیا۔ "جدید تنقیدی فورم" سے متاثر ہو کر فیس بک کے ادبی گروپ "اردو انجمن" [اردو انجمن کے نام سے سرور عالم راز سرور کی ایک ویب سائٹ بھی ہے لیکن اس کا اس فیس بک گروپ سے کوئی تعلق نہیں] نے فیس بک پر ماہانہ طرحی تنقیدی مشاعروں کا آغاز کیا۔ تخلیقات بغیر نام کے پیش کی جاتیں اور احباب ان پر گفتگو کرتے۔ بہت سے سینئرز نے یہ سلسلہ پسند نہ کیا کہ نام ہونے کی وجہ سے انہیں وہ مقام نہ مل پاتا جو ان کی "وال" پر ملتا تھا۔ لیکن اردو انجمن نے دھما چوکڑی مچائے رکھی۔ قریباً دس سال قبل جب نعت ورثہ نے اپنے فیس بک گروپ پر نعتیہ شاعری پر تنقید کا باقاعدہ سلسلہ شروع کیا تو اسی فارمیٹ کو منتخب کیا۔ ابھی تو غزل پر ہی بغیر نام کے تنقید پر بہت سوں کو اعتراض تھا یہ وہ وقت تھا نعت پر باقاعدہ تنقید کا رواج نہ تھا۔ اس پر ایسی تنقید کا سن کر احباب کی تیوریاں کیوں نہ چڑھتیں لیکن نعت ورثہ کی ٹیم خندہ پیشانی سے لگی رہی اور نعت پر باقاعدہ تنقید کا سلسلہ پھیلنا شروع ہو گیا۔ "نعت ورثہ" کے بعد ادبی گروپ "چوپال" اور "منظوم" نے اسی فارمیٹ پر سالانہ نعتیہ تنقیدی مشاعروں کا اہتمام کیا جس میں ایک ردیف یا طرح مصرع دے کر شاعر کے نام کے بغیر اس کی تخلیق پیش کی جاتی اور احباب اس پر گفتگو کرتے۔ اٹک کی نعتیہ تنظیم "فروغ نعت" کے فیس بک گروپ نے بھی اسی فارمیٹ میں ماہانہ تنقیدی نشستوں کا اہتمام کیا۔ الحمد للہ کہ آج یہ سلسلہ چنار کے

درخت کی طرح اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے۔ آج کم سے کم فیس بک پر نعتیہ تخلیقات پر باقاعدہ تنقید کو قبول کیا جا چکا ہے۔ اگرچہ سوشل میڈیا نے اپنی تیز ابلاغیاتی قوت کی وجہ سے آج کے افسانے، غزل، نظم اور نعت پر گہرے اثرات مرتب کیے تاہم سوشل میڈیا پر سنجیدہ ادبی سرگرمیوں کو اہلِ ادب سنجیدگی سے نہیں لیتے تو نعت ورثہ نے افادہ ء عام کے لیے اس تنقیدی خزانے کو مطبوعاتی مہر لگانے کے کاروان نعت کے ساتھ تعاون کا ارادہ کیا ہے۔ نعت ورثہ کی تنقیدی نشستوں کو ایک باقاعدہ شکل دے کر پیش کیا جاتا رہے گا۔ آپ اپنی نعتیں "مدیر کاروانِ نعت" کو بھیج سکتے ہیں۔ وہ نعت، نعت ورثہ کی تنقیدی ٹیم کے سامنے پیش کی جائے گی اور اس پر ہونے والی گفتگو کو اگلے ماہ کے شمارے میں پیش کرنے کی سعی کی جائے گی، پہلا نمونہ پیشِ خدمت ہے۔ شاعر: آزاد حسین آزاد۔ [شاعر کا نام کا اعلان تخلیق پر تنقید مکمل ہونے کے بعد کیا گیا] نعتِ رسولِ آخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب تک جبیں حضور کے نعلین میں رہے ۔۔۔ دل درد سے بھرا ہو مگر چین میں رہے
پھر آپکا ظہور ہوا کھلکھلا اٹھے ۔۔۔ قرنوں تلک زمین و فلک بین میں رہے
پیوند کارِ نور تھے، مشعل بجھی نہیں ۔۔۔ وہ نور بن کے سینہ سبطین میں رہے
لطفِ کرم نہ پوچھیے اس نطقِ خاص کا ۔۔۔ مجھ ایسا عام حرف بھی واوین میں رہے
خاکِ درِ رسول کی خوشبو ہے سانس میں ۔۔۔ وہ شہرِ سبز دور ہے پر نین میں رہے
اک صبحِ پُر یقین ملے، رت جگے کے بعد ۔۔۔ کب تک غریبِ عشق اسی رین میں رہے

شرکائے گفتگو: مسعود رحمان، صفدر صدیق رضی، محمد امجد قریشی، ابوالحسن خاور، تنویر پھول، فیض احمد شعلہ، مسعود اختر، مبشر حسین فیضی، علی عباس اصغر، حافظ محبوب احمد، صابر رضوی، مطلوب الرسول، پارس مزاری، یعقوب پرواز

اشعار پر آراء: جب تک جبیں حضور کے نعلین میں رہے دل درد سے بھرا ہو مگر چین میں رہے مسعود رحمان: مطلع منظر کشی میں خوب لیکن غور کرنے پر ذہن میں آتا ہے کہ نعلین مبارک "میں" جبیں کیسے رکھی جا سکتی ہے۔۔۔۔۔ نعلین مبارک "پر" جبیں رکھی جا

سکتی ہے۔۔۔ دوسری بات دستیابی نعلین مبارک ہے کہ یہ اب کہاں میسر ہیں؟؟؟ مسعود اختر: دل کے چین میں رہنے کا محض امکان ظاہر کر رہے ہیں، قطعیت نہیں ہے، شاعر چین میں رہنے کے بجائے چین میں رہا کا مضمون بیان کرنا چاہتا ہے مگر۔۔۔۔۔ مطلع ہے، آغاز کلام ہے، اگر ردیف مضمون کی ترسیل میں معاون نہیں تو یہیں تبدیل کر لینا مناسب ہوتا، ہو سکتا ہے نعت کے دیگر اشعار پہلے ہوئے ہوں اور مطلع بعد میں کہا گیا ہو۔ مبشر حسین فیضی: مطلع میں نعلین میں رہنے نے جس طرح مضمون کو ہلکا کیا ہے نظرِ ثانی کا متقاضی ہے ہم وہ خیال یا مضمون کیسے باندھ سکتے ہیں جو حضور کی تعلیمات کے خلاف ہو یا جسے حضور کی تعلیمات کے خلاف سمجھا جانے کا شائبہ بھی ہو۔ حافظ محبوب احمد: دوسرے مصرع کا اول حصہ "دل درد سے بھرا ہو" حشو لگ رہا ہے۔ بلکہ جب نعلین میں جا پہنچا تو پھر درد کیوں اور کیسا صابر رضوی: جبیں حضور کے نعلین میں رہنا کا ایک معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس مقام پر سرکار نعلین اپنے قدمین سے جدا کر کے مسجد میں تشریف لاتے تھے وہ جگہ۔۔۔۔ یعنی مسجد میں نعلین والی جگہ پر جبیں رہے۔۔۔۔ لیکن دوسرے مصرع میں درد والی بات شاید ہو نہیں پائی۔۔۔ کیوں کہ درد کا جواز نہیں ابوالحسن خاور: نعلین سے مراد تو پاوں یا چوکھٹ لیے جا سکتے ہیں لیکن حافظ محبوب صاحب کا اعتراض کا قابل توجہ ہے کہ جب نعلین میں جا پہنچا تو پھر درد کیوں اور کیسا؟ شاید شاعر یہ کہہ رہا ہے مسائل حل نہ بھی ہوں تو اس چوکھٹ پر سکون ملتا ہے۔ لیکن اس مضمون کے لیے "بھرا ہو" کی بجائے "چاہے بھرا رہے" کی ضرورت تھی--- پھر آپکا ظہور ہوا کھلکھلا اٹھے قرنوں تلک زمین و فلک بین میں رہے مسعود رحمان: یہ شعر کہنا تو چاہتا ہے کہ زمین آسمان پہلے بین کر رہے تھے پر حضور کی آمد سے کھلکھلا اٹھے۔۔۔ لیکن کہیں کچھ کمی رہ گئی کسی ایک لفظ کی جو مفہوم بالکل کھول دے مسعود رحمان: پھر، دوبارا کے معنی بھی دیتا ہے۔ جب آپ کا ظہور ہوا۔۔۔۔۔ محبوب احمد: رین میں رہے۔۔۔ چہ معنی دارد۔۔ بین سے مراد کیا ہے۔؟ اگر درمیان کے معنی میں ہے تو مصرع چہ معنی دارد؟ ابوالحسن خاور: ماشاء اللہ۔ اچھا شعر ہے۔ شعر پر ایک اعتراض "پھر"

کے حوالے سے بھی آیا کہ یہ دوبارہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ بہت سے الفاظ ایک سے زیادہ معنوں کے حامل ہوتے ہیں۔ کونسا معنی لیا جائے گا یہ سیاق وسباق سے پتا چلتا ہے۔ یہاں پھر" دوبارہ" کے معنوں میں استعمال ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔ سیدھا مضمون ہے کہ زمین وفلک آپ کے منتظر رہے اور پھر ان کی مراد بر آئی۔ داد۔ پارس مزاری: بین میں رہنا زبان شاید درست نہیں۔ بین کرنا، بین کرتے رہنا۔ اس کے علاوہ "پھر آپکا ظہور ہوا کھلکھلا اٹھے" میں وقفہ آرہا ہے۔ تو کی کمی ہے۔--- پیوند کارِ نور تھے، مشعل بجھی نہیں وہ نور بن کے سینۂ سبطین میں رہے مسعود رحمان: پیوند کارنور۔۔۔ مجھے یہ ترکیب ٹھیک نہیں لگی۔۔ جس نور کو پیوند کاری کی احتیاج ہو وہ نور کے سوا سب کچھ ہے اور یہ عام لفظ نور نہیں۔۔ دوسرا مصرع بہت ہی اعلی وعمدہ اور شاندار ہے مسعود اختر: پیوند کارنور پر بھائی مسعود رحمان کی رائے بہت مناسب ہے محبوب احمد: پہلا مصرع دوسرے سے پیوست نہیں نیز مفہوم بھی واضح نہیں ہے تنویر پھول: مجھے بھی "پیوند کارنور" کی ترکیب اچھی نہیں لگی ۔اس کی جگہ "تقسیم کارنور" کی ترکیب کیسی رہے گی؟ ابوالحسن خاور: مضمون تو سمجھ آتا ہے کہ ذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نور لے کر زمین پر اتری تھی وہ واپس نہیں گیا بلکہ سبطین کے سینے میں روشن ہوگیا۔ اگر "نور" کا معنی ہدایت، دین یا کتاب لیا جائے تو شعر اپنا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اگر نور کو "نور" کے معنوں میں لیا جائے تو "پیوند کارنور" کی ترکیب معمہ بنی ہوئی ہے کہ اس کا کیا مطلب ہو۔ پیوند کار اگر پیوند لگانے والا ہو تو پیوند کارِ نور کا ایک معنی نور کے پیوند لگانے والا بنتا ہے۔ خود نور کا پیوند ہونا شاید اس ترکیب سے اخذ نہیں ہوتا۔ اس حوالے سے "مشعل بجھی نہیں" کا ٹکڑا شعر کا حصہ نہیں بن رہا۔ پارس مزاری: "پیوند کارِ نور تھے، مشعل بجھی نہیں" بلاوجہ مصرع بریک ہو رہا ہے لطفِ کرم نہ پوچھیے اس نطقِ خاص کا مجھ ایسا عام حرف بھی داوین میں رہے مسعود رحمان: عام لفظ۔ کون سا۔۔ یا کوئی بھی لفظ۔۔۔ نجانے کیوں یہاں بھی میں تفہیم سے محروم ہوں مسعود اختر: داوین صرف اہمیت کے لیے ہی نہیں، داوین میں اقتباسات اور ذو معنی الفاظ بھی لکھے جاتے ہیں، کیا، پہلا

مصرع عمدہ تھا، دوسرا مصرع اس کا ساتھ نہیں دے سکا، مضمون ادھورا رہ گیا محبوب احمد: بس نطق خاص سے مراد تو کسی حدیث کا حوالہ ہوسکتا ہے اور حدیث میں شاعر کا خصوصی تذکرہ داوین کے درمیان ہونے کی نشاندہی کر رہا ہے۔ تو یہ بات اصولاً تو مستبعد سی لگتی ہے ابوالحسن خاور: اس شعر پر بھی حافظ صاحب کے اعتراض سے متفق ہوں۔ خود کو عام لفظ کہتے ہوئے "نطق خاص" لایا گیا ہے لیکن ضرورت نطق کے بجائے ان کے بیان یا رحمتوں کے بیان کی تھی۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نطق کی بات کی جائے تو شاعر "مجھ ایسا عام حرف" کیا ہے؟ اس نطق سے ادا کیا گیا لفظ؟ یا شاید کچھ ایسا جہاں تک میری رسائی نہ ہوسکی- خاکِ درِ رسول کی خوشبو ہے سانس میں وہ شہرِ سبز دور ہے پر نین میں رہے مسعود رحمان: واہ سبحان اللہ بہت خوب، بہت عمدہ مسعود اختر: واہ واہ۔ سبحان اللہ۔ پہلے مصرعے میں واحد سانس نے دوسرے مصرعے میں ایک نین کو سہارا دیا محبوب احمد: نین میں رہے۔۔۔ واضح المفہوم نہیں ہے مطلوب الرسول: پہلے مصرع میں "خاک" کا ذکر، جبکہ دوسرے میں "شہر سبز" میں سرسبزی و ہریالی کا ذکر۔ لہذا اتلازمہ کمزور پڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ سانسوں میں بسی چیز اور آنکھوں میں بسی چیز کا احساس جدا جدا ہوتا ہے۔ دونوں کو باہم یکجا کرنے کے لیے الفاظ کا چناؤ مہارت مانگتا ہے۔ ابوالحسن خاور: جذبہ خالص اور عمدہ ہے تاہم شعر میں ایک عجیب سے منطقی تضاد محسوس ہوتا ہے۔ خاک کی خوشبو سانس میں ہے تو یہ معنوی نہیں حقیقی اظہار معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کو وہ خاک نصیب ہوئی لیکن دوسرے میں شہر دور دکھایا گیا ہے۔۔۔ اک صبحِ پُریقین ملے، رت جگے کے بعد کب تک غریبِ عشق اسی رین میں رہے مسعود رحمان: بہت ہی خوب شعر ہے۔۔۔۔۔ ڈھیروں داد۔۔ ماشا اللہ فیض احمد شعلہ: مصرع ثانی میں لفظ "رہے" شاعر کی تمنا کا مظہر ہے جبکہ مصرع اولی اس سے عاری ہے۔ اس لے، دونوں مصرعے پوری طرح مربوط نہیں لگتے۔ دونوں میں الگ الگ بیانیہ ہے۔ اگر یوں کہا جاتا تو شاید بہتر ہوتا۔۔۔ خاک در رسول کی خوشبو ہو سانس میں--- وہ شہر سبز دور سہی، نین میں رہے۔۔۔ مصرع ثانی یوں بھی ہوسکتا ہے۔ "وہ شہر سبز دور ہو پر نین میں رہے۔"۔۔

بہ ہر حال یہ میرا ذاتی تاثر ہے اس سے شاعر کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ مسعود اختر: کیا کہنے ۔سبحان اللہ۔ محبوب احمد: ماشاءاللہ بہت پیارا شعر ہے۔۔بہت بہت داد۔۔ اگر چہ صبح پر یقین کو صبحِ وصال کے معنی میں لینے کا کوئی قرینہ بھی ہونا چاہئے مطلوب الرسول: کب تک غریب عشق اسی رین میں رہے۔ یہ شعر غزل کی انگوٹھی کا ہے نگینہ تو بالیقین ہے لیکن نعت] کا نہیں۔اس لیے کہ عشقِ بتاں اور عشقِ سرکار میں یہی تو فرق ہے کہ آقا علیہ السلام کا عشق بذاتِ خود دلیلِ صبحِ روشن ہے۔آپ کے عشق میں رات کا تصور کہاں سے آ گیا۔غریب عشق کی ترکیب ،ہجر کی کیفیت کے لیے چلیں مان لیتے ہیں لیکن رات۔۔۔۔۔۔۔؟ابو الحسن خاور: مطلوب الرسول صاحب بات کر چکے ہیں کہ ”رت جگا“ اور ”غریب عشق“ درست نہیں ہوا۔ عشق رسالت کے مجبور یا تو سفر کے لیے بے قرار ہوتے ہیں یا خواب کے لیے۔ راتوں کو جاگ کر صبح پر یقین نہیں ملتا۔ اگر رت جگے سے مراد رات کی عبادت ہو تو پھر انعام صبح“ پر یقین نہیں کچھ اور ہونا چاہیے۔

مجموعی تاثر مبشر حسین فیضی: مطلع کے سوا باقی اشعار عمدہ ہیں۔امجد قریشی: سبحان اللہ، جزاک اللہ۔۔۔محترم مسعود رحمان صاحب کا خوبصورت و بہترین تجزیہ۔۔۔ محترم مسعود رحمان کی نعت شناسی کو سلام۔۔۔۔ محترم صبیح رحمانی صاحب کا شعر ہے، کہ-ان کو سوچتے رہنا بھی تو ایک عبادت ہے۔اور یہ عبادت بھی ہم نے دم بدم کی ہے۔۔۔۔شاعر کی سوچ کو سلام عقیدت۔۔۔بہتری کی گنجائش بہر حال ہے۔۔۔ علی اصغر عباس: نعت گوئی اللہ کے فضل و کرم سے عطا کردہ اعزاز ہے اس میں سخن وری پل صراط پر چلنے کے مترادف ہے ہم ہیئت شعر میں لکھی ہر چیز کو اس لئے نعت تسلیم نہیں کر سکتے کہ اس پر لکھنے والے نے نعت کا عنوان دے دیا ہے۔۔۔!نعت بطور شعری فن پارے کے پیش کرنا بجائے خود ایک مشکل مرحلہ ہے اس پر تنقید کرنا تو نہایت ہی جانگسل کام ہے اور اس زیر نظر شعری اظہار پر تفصیلی رائے دینے سے معذور ہوں جزاک اللہ خیر کثیرا فیض احمد شعلہ: مسعود رحمان صاحب قبلہ نے ہر شعر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔میں ان سے متفق ہوں۔سوائے ”عشق رین میں رہے“

والے شعر کے۔اتنی عمدہ کاوش کے لے،خصوصی داد تو ضرور بنتی ہے۔میری طرف سے شاعر اور مبصر دونوں کو داد اور مبارکباد۔ مسعود اختر: محترم شاعر نے مختلف اور منفرد اشعار کہنے کی کوشش کی، کہیں کامیابی ہوئی اور کہیں ۔۔۔۔۔۔اسلوب میں انفرادو نمایاں ہے۔نعت کہنے کی سعادت پر مبارک باد محبوب احمد : مجموعی طور پر یہ نعت مشکل قوافی کی وجہ سے مفہوم کو واضح کرنے میں مشکلات کا شکار نظر آ رہی ہے ابوالحسن خاور: نعت مبارکہ میں خیالات کی ندرت اور مصرعوں کی بندش متاثر کن ہے۔ ہر شعر میں ایک نئی بات کہنے کی کوشش کی گئی ہے جو راحت بخش ہے۔تنقیدی نشستوں میں قارئین چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی اظہار رائے کرتے ہیں لیکن اگر یہی نعت کسی مشاعرے یا نشست میں سنی جائے تو اس کی تاثیر بالکل مختلف ہو۔شاعر کے لیے بہت داد۔ پارس مزاری: مجموعی طور پہ نعت میں پختگی کی کمی ہے خیال اچھے ہیں۔ یعقوب پرواز: نعت کے مضامین بلا شبہ اچھے ہیں لیکن شاعر ابھی فنی بلوغت کی منازل کے درمیان ہے۔خیال کے مطابق مناسب الفاظ کا چناؤ اور پھر سلیقہء اظہار ایسے عوامل ہیں جن سے کوئی فن پارہ ظہور میں آتا ہے۔شاعر کے ہاں پنپنے کے وسیع امکانات ہیں اور مشق سخن کے ذریعے یہ امکانات حقیقت کا روپ دھار سکتے ہیں **شاعر کی تنقیدی نشست پر رائے:** تمام احباب نے بھرپور گفتگو کی“ مجھے بہت اچھا لگا،، نعت خالصتاً محبت کے جذبے کے تحت وجود میں آتی ہے،، اور نعت لکھتے ہوئے آدمی کی کیفیت بالکل الگ ہوتی اور ایسی کیفیت کا سمجھنا یا ایسی کیفیت کا کھلنا سب پر ممکن نہیں،، برکت کے لیے نقش نعلین گھروں میں موجود ہوتا ہے،، نعلین سے مراد یہاں وہی نعلین ہیں،، شہرِ سبز استعارہ ہے،، برکت والے شہر کا، پیوند کار نور،، سے مراد اپنے نور کو منتقل کرنے والے،، نور کا پیوند لگانے والا، بین میں رہنے سے مراد افسردہ رہنا،، نین میں رہنا آنکھوں میں بسنا،، خوشبو سانس میں ہے اور شہر آنکھوں میں، اپنی طرف سے مصرع واضح لکھے ہیں،، الگ رہنے کی اور روایتی نعت سے مختلف لکھنے کی کوشش کی ہے،، کامیابی کتنی ملی یہ آپ نے بتا دیا،، اس قدر سیر حاصل اور طویل گفتگو کے لیے ایک بار پھر شکریہ۔۔۔☆

سید مبارک علی شمسی کی صراط مَوَدَّت

یٰسین ثاقب بلوچ

سید مبارک علی شمسی کا تعلق بھاول پور کی ادب پرور سرزمین سے ہے یہ وہ خطہء ارض ہے جہاں سے ہماری قومی زبان اُردو کی سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں ترویج کی تحریک چلی صرف یہی نہیں بلکہ قیامِ پاکستان سے قبل بھی اردو ادب کی آبیاری اس خطہء ارض کا وصف خاص رہا ہے. یہاں ایسے ایسے مشاہیر ادب عالیہ کی پرورش وارتقاء میں مصروف رہے ہیں جن پر اردو زبان بولنے والے ہمیشہ فخر ومباہات کے پھول نچھاور کرتے رہیں گے، اگر میں اس سرزمین کے بارے میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ:-

ہر دور کی تہذیب کے آثار یہاں ہیں　　لگتا ہے کہ تہذیب کے معمار یہاں ہیں

عالم بھی تو شاعر بھی مفکر بھی یہاں ہیں　　گویا کہ ہر اک رنگ کے فنکار یہاں ہیں

تاہم پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد نئی نسل کی کاوشیں مزید داد وتحسین کی مستحق ہیں اس نئی نسل میں سے ایک فرد سید مبارک علی شمسی بھی ہے جو کہ بیک وقت ادیب، صحافی، نثر نگار، روحانی سکالر اور بے بدل شاعر ہے. اور میرا شاگرد خاص ہے. اگر سید مبارک علی شمسی کی شخصیت کو ہمہ جہت شخصیت کہا جائے تو مبالغہ آرائی نہیں ہوگی، یہ بات سچ ہے کہ جب حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو محبوب اور دوست رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام بحکم خداوند تعالیٰ آسمانوں میں منادی کرتے ہیں اور ساکنین سماوات اس سے آگاہ ہوتے ہیں. بعد ازاں اس عالم علوی کا عکس عالم سفلی پر بھی پڑتا ہے اور جملہ جہاں اس بندہ کی قبولیت کا قائل ہو جاتا ہے، ایک جذبہ صادق رکھنے والے عاشق صادق کے دل سے نکلی ہوئی صدا فضاؤں کو مسخر کرتی ہوئی حد سدرہ سے پار کی رسائی حاصل کرتی ہے تو بلال حبشی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آذان عرشیوں کو سنائی دیتی ہے. میرے سامنے سید مبارک علی شمسی کا نعتیہ مجموعہ "صراطِ مودت" ہے اس کو اگر میں سید مبارک علی شمسی کی عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آذان

مودت کہہ دوں تو یہ بات حق پر مبنی ہوگی، اس میں کوئی شک نہیں کہ خالقِ کن فکاں کا اصلی نام اللہ ہے باقی جتنے نام ہیں وہ خالقِ حقیقی کے صفاتی نام ہیں اور ان تمام صفاتی ناموں میں سے مزید وہ نام ہے جو تذکرہ محمد وآل محمد ﷺ کی وجہ سے پڑا ہے.

ارشادِ باری ہے کہ "بیشک اللہ کا ارادہ ہے کہ اہلِ بیت اطہار (علیہم السلام) کو اس طرح رجس سے پاک رکھے جیسے پاک رکھنے کا حق ہے." پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ "بیشک اللہ اور اس کے ملائکہ محمد (وآل محمد ﷺ) پر درود پڑھتے ہیں اے ایمان والو تم بھی محمد (وآل محمد ﷺ) پر درود بھیجو." (سورہ الاحزاب)

قرآن پاک میں رب کائنات نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کو مختلف القاب سے نواز کر شکل قرآن میں نعت گوئی کی ہے. گویا نعت گوئی سنت ربانی ہے.

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ وہ لوگ خوش قسمت ہیں کہ جو نعت کہتے ہیں یا نعت سننے کی سعادت مندی حاصل کرتے ہیں اگر نعت کے بارے بات کی جائے تو نعت صرف عروضی وقوافی کی پاسداری کا نام نہیں یہ دراصل پاکیزہ جذبوں اور برتر خیالات کا وہ اظہار ہوتا ہے جو پابند ادب ہے. یہ صرف مدح سرائی نہیں بلکہ ممدوح کے فضائل اور کمالات کو شعری پیرہن عطا کرنے کا نام ہے. نعت گو خصائل وشمائل کے مطالعے پر شعر کی اساس نہیں رکھتا وہ پہلے ممدوح کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے اور پھر داخلی جذبات کی عکاسی کرتا ہے. اس لئے کہا جاتا ہے کہ نعت میں ممدوح کی تصویر کشی نہیں ہوتی بلکہ اپنے اندر موجود ممدوح کا عکس ہوتا ہے. اس لئے نعتیہ شاعری زیادہ تر تصوف کے سایوں میں پلی ہے. سید مبارک علی شمسی چونکہ روحانی سکالر ہے اس لئے ان کا مزاج بھی تصوف کے تقاضوں میں رچا بسا ہے میں سمجھتا ہوں کہ نعت ان کا طبعی میلان ہے ایسا میلان جو منصب رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عظمت سے بھی آشنا ہے اور مدح سرائی کے قرینے بھی جانتا ہے اس لئے ان کی نعت کو ہر قاری ہر سامع اپنے دل کی آواز سمجھتا ہے. نعت میں مدح کا عنصر اساسی ہے مگر اس کی اثر

آفرینی استعاروں سے عبارت ہے شاعر صرف شعر کہنے کا حق ہی ادا نہیں کر رہا ہوتا بلکہ وہ اظہار محبت کی پل صراط پر بھی گامزن ہوتا ہے۔ دل میں جذبات محبت کا خروش نہ ہو ادب آشنائی کا قرینہ نہ ہو اور پیشکش کا مودبانہ سلیقہ نہ ہو تو نعت مدحیہ شاعری بن جاتی ہے یہ جذبات کی سچی تصویر تب بنتی ہے جب روح کا گداز اظہار کے عجز میں نمودار ہوتا ہے۔ سید مبارک علی شمسی کا نعتیہ کلام اسی صداقت کا مظہر اور امین ہے ان کی ہر نعت قلبی صداقتوں کا مرقع ہے جو قاری و سامع کے ذہن کو مسلسل تازگی سے فیضیاب کرتی ہے۔ موصوف نعت کو نعت سمجھ کر کہتے ہیں یہ احساس ان کے ذہن پر طاری رہتا ہے کہ وہ کس کی ثناء رقم کر رہے ہیں، اس لئے ان کے یہاں ہر قدم پر احتیاط ملتی ہے اس لئے شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مضامین ان کے یہاں افراط و تفریق سے خالی اور تہذیب و ادب سے معمور ہیں۔ ان کی نعتوں میں اشتیاق اور نشاط حضوری کے مضامین کی کثرت ہے اور حاضری کے بعد دوبارہ دیدار و زیارت کی خواہش کا غلبہ ہے۔ اس لئے موصوف کی نعتیں عشق و عقیدت کی مہک سے معطر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے سید مبارک علی شمسی کو گوناگوں خوبیوں سے نوازا ہے۔ کوئی بھی محفل ہو خواہ علمی ہو خواہ ادبی ہو، شاعری کی نشست ہو یا محفل مذاکرہ ہو قدرتی طور پر جیت کا سہرا شمسی صاحب کے سر رہتا ہے۔ موصوف نے جب بھی منقبت یا نعت کہی ہے تو وہ اس انداز سے کہی ہے کہ وہ خالصتاً منقبت یا نعت ہوتی ہے نہ کہ اس میں حمد کا پیرایہ ہوتا ہے۔ ان کا خاصہ یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے کلام میں ذکر توحید کو مقدم رکھا ہے اور ذات باری تعالیٰ کے انعامات کو اپنی کامیابی سمجھا ہے۔ یہ بات ان کے ذہن و قلب پر عیاں ہے کہ وحدہ لا شریک کی مرضی کے بغیر پتے کا ہلنا بھی محال ہے۔ اور اسی لئے خالق کائنات نے وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو "وما ینطق عن الھوای" کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ سید مبارک علی شمسی کی روش عام شعراء سے مختلف ہے۔ موصوف کے یہ حمدیہ اشعار دیکھئے

جو ہے دنیا میں آسرا میرا لائقِ حمد ہے خدا میرا

بندگی ہو تو بس اسی کی ہو زندگی کا ہے مدعا میرا
وہ جہاں میں ہے قادر مطلق یہ ہے اعلان برملا میرا

شمسیؔ صاحب کے مندرجہ بالا اشعار اس بات کے غماز ہیں کہ سید مبارک علی شمسی کا کلام شرک و بدعات سے منزہ اور مبرا ہے۔ اس طرح شمسیؔ صاحب کے یہ حمدیہ اشعار دیکھیں:۔

کہکشاں ارض و سموات بنائے تو نے لالہ زاروں پہ عجب رنگ دکھائے تو نے
تو ہے بے مثل نظر میں ہی نہیں آتا ہے پر دیے نور کے دنیا میں جلائے تو نے
ابر پارے یہ فضائیں یہ ہوائیں چلتی شش جہت اپنے کرشمے ہیں دکھائے تو نے

سید مبارک علی شمسیؔ کے مانگنے کا اسلوب بھی منفرد اور اعلیٰ ہے۔ اس نے جب بھی مانگا ہے ذات احد سے مانگا ہے۔ اور ہمیشہ موصوف کے دل کی دھڑکن سے کچھ یوں صدا آئی ہے کہ:۔

؎ خدایا کرم کی تو مجھ پہ نگاہ کر پڑھوں نعت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پہ جا کر
جو منظر ہیں غار حرا کے میں دیکھوں خدایا میری اس جگہ تک رسا کر
صراطِ مودت میرے سامنے ہے خدایا مجھے کامیابی عطا کر

مبارک علی شمسیؔ اس بات کا بھی بابانگِ دہل اعلان کرتا ہے کہ آج وہ جو کچھ ہے ربِ کائنات کی کرم نوازی سے ہے وہ کہتا ہے کہ

؎ ہم پہ خالق نے کرم جب سے ہی فرمایا ہے ہم کو کچھ لفظ سجانے کا ہنر آیا ہے
ذکرِ احمد سے مہک اٹھیں میری تحریریں میرے ہر لفظ میں خوشبو کا اثر آیا ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ قدیم شعراء کرام سے لے کر عصر حاضر کے شعرائے کرام کی ایک لامنتہا فہرست ہے جنہوں نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ مگر سید مبارک علی شمسیؔ کا انداز وہ ہے کہ سلام پڑھتے ہوئے قاری ایمان کی تر و تازگی کے ساتھ مودت حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں فرش سے عرش تک کا نظارہ کرتا ہے۔

سبز گنبد کے مکین تجھ پر سلام ساری دنیا سے حسیں تجھ پر سلام
سنگریزے بھی مدینے کے لگیں مجھ کو جنت کے نگیں تجھ پر سلام

سید مبارک علی شمسی کے دل میں جو حسرت کی تڑپ ہے اس کی اپنی منفرد حیثیت ہے جس کو پڑھ کر ہر قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ اس کے دل کی بات ہے۔ گویا موصوف کی شاعری اہل مودت کے دلوں کی ترجمان شاعری ہے۔ اس ضمن میں موصوف کے یہ اشعار دیکھئے۔

ہے دین مدینہ میرا ایمان مدینہ　　ہے سانس مدینہ تو میری جان مدینہ
جو گنبدِ خضریٰ ہے وہ رہتا ہے نظر میں　　اک بار بنا لے مجھے مہمان مدینہ
شک ہی نہیں لاتا ہوں تصور میں بھی اس کو　　کر دیتا ہے منزل میری آسان مدینہ
شمسی جو سنے نام تو خوش ہوتا ہے مومن　　ایمان کی پہچان ہے پہچان مدینہ

سید مبارک علی شمسی نے نعت کے وسیلے سے نورِ اول کے مظاہر کو بڑی محنت اور احتیاط سے اشعار کے قالب میں ڈھالا ہے۔ وجہ تخلیق کائنات ﷺ کے معجزات و کمالات کو تخلیق کے کینوس پر اس طرح رونما کیا ہے کہ حسن، تقدس اور رفعت کے سارے معیار بھی قائم رہیں اور مدحت کا حق بھی ادا ہو جائے، شاعر کا عقیدہ ہے کہ عشقِ رسول ﷺ اس کی تخلیق کا محرک بھی ہے اور معیار بھی اس لئے کہ شاعر پیرایہ اظہار ثناء کی خیرات شاہ لولاک ﷺ سے مانگتا ہے۔ جیسے!

خالق کا ہوا ہم پہ کرم دیکھ رہے ہیں　　ہم دیدہ نم سوئے حرم دیکھ رہے ہیں
کوئی نہ ہوا آپ سا ہونا بھی نہیں ہے　　تاریخ دو عالم کو ہم دیکھ رہے ہیں
وہ آپ کے عشاق کی جاگیر ہے شمسیؔ　　قرآن میں جو باغ ارم دیکھ رہے ہیں

سید مبارک علی شمسی جب اپنی ذات سے ہٹ کر دیکھتا ہے تو اس کو سید المرسلین ﷺ کے احسانات کی چادر کے زیر سایہ پوری کائنات دکھائی دیتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ تاریخ بشریت نور خدا کے نور سے مستنیر ہے۔ علم و آگہی اور شعور و عرفان معلم اول کی عطا ہے ہر زمین اور زمانہ کی ہدایت کیلئے سراج منیر کی ضوفشانیاں عام ہیں آج بھی نبی آخر الزماں ﷺ کا ہر فرمان عالم انسانیت کیلئے مشعل راہ ہے، آج بھی حرا کی روشنی سب سے دلکش روشنی اور فاران کی آواز سب سے دلگداز آواز ہے۔ آج بھی آپ ﷺ کا خطبہ آخری

عامی منشور حیات ہے اور آج بھی معراج مصطفیٰ ﷺ بشری استعداد کیلئے ہدف اور چیلنج ہے۔ آج بھی ہجرت مدینہ معاشرت کے استحکام کی دلیل ہے۔ اور صلح حدیبیہ سیاست کی کامرانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ سید مبارک علی شمسی حضرت خاتمی مرتبت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اتباع کو زندگی کا وسیلہ سمجھتے ہیں اور رحمت دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دنیا اور آخرت کی سرخروئی کا موجب گردانتے ہیں، اور ایسے میں بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کہ:-

ہو بہو قرآن جن کا دہر میں کردار ہے　　حضرتِ خیر الوری ﷺ کونین کا سردار ہے
جو کہا خالق نے وہ ہے شکل میں قرآن کی　　وہ حدیث پاک ہے جو آپ ﷺ کی گفتار ہے
جو جھکا شمسی در سرکار مدنی ﷺ پر اگر　　ہو گیا دونوں جہاں میں اس کا بیڑا پار ہے

یہ بات ہر عاشقِ رسول ﷺ پر عیاں ہے کہ کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ جب تک حضور ﷺ سے محبت و مودت کے علاوہ آپ ﷺ کے اہل بیت کرام سے مودت نہ کرے کیونکہ بقول ختمی مرتبت ﷺ مودت اہلبیت رکھنا اجر رسالت ہے ہر مسلمان کی کوشش ہوتی ہے کہ سراپا پیکر عصیاں ہونے کے باوجود اس کا شمار اہل ایمان میں ہو اور اہلِ ایمان ہونے کی شرط اول محمد و آل محمد ﷺ سے مودت ہے۔ یہ اہل ایمان کی خوش نصیبی ہے کہ مختلف فرقوں سے واسطہ رکھنے کے باوجود اس بات پر متفق ہیں کہ نعت کہنا اگر حصولِ ثواب ہے اور سعادت مندی ہے تو فضائل و مناقب اہل بیت (علیہم السلام) بیان کرنا بھی خوش بختی کی علامت ہے۔ کیونکہ تذکرہ اہل بیت (علیہم السلام) کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ذی شان ہے کہ "ذکر علی عبادہ"، "الحسن والحسین شباب اہل الجنہ" اور یہ بھی فرمایا کہ "فاطمہ بضعۃ منی" گویا وقتاً فوقتاً آپ ﷺ نے ذکر اہلبیت (علیہم السلام) اور شان اہلبیت (علیہم السلام) بیان کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اسی کے پیش نظر سید مبارک علی شمسی کے یہ اشعار دیکھیں:-

ہم کو دولت نہ باغ ارم چاہیئے　　یا نبی آپ ﷺ کا بس کرم چاہیے
کوئی دنیاوی غم ہم کو آئے نہیں　　آپ ﷺ کی آل کا ہم کو غم چاہیے

روز محشر بھی اپنی تو چاہت ہے یہ   ہم کو غازی کا یارب علم چاہیے
خادمانِ محمد ﷺ میں ہے التجا   نام شمسی کا ہونا رقم چاہیے

سید مبارک علی شمسی نے نظمیں اور غزلیں بھی کہی ہیں اور ان کی چند ایک کتب شاعری بھی منظر عام پر آ چکی ہیں مگر شمسی صاحب نے اصل اہمیت اسلامک شاعری کو دی ہے۔ سید مبارک علی شمسی ایک عرصہ سے ادب کی خدمت میں مصروف عمل نظر آتے ہیں جن کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ انٹرنیشنل ادبی تنظیم "بزم شمسی" پاکستان کے مرکزی چیئرمین بھی ہیں۔

اگر اجمالی طور پر صراطِ مودت کا جائزہ لیا جائے تو سید مبارک علی شمسی صاحب بخوبی کامیاب و کامران نظر آتے ہیں کیونکہ عام شعراء کی طرح انہوں نے شوکت الفاظ کا تعاقب نہیں کیا ہے بلکہ ان کی کامیابی کا راز ان کا بیساختہ پن ہے۔ سید مبارک علی شمسی سادہ سے الفاظ میں بڑی بات کہنے کا گر جانتے ہیں جس کو پڑھ کر قاری ورطہ حیرت میں گم ہو جاتا ہے۔ یہ عمل شعر کہنے کے ہنر کی طرف تابناک پیش قدمی کا پیش خیمہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

جن کے سرکار ﷺ خریدار نظر آتے ہیں   بالا عقلوں سے عزت دار نظر آتے ہیں
ایک پل کیلئے حق سے نہیں رہتے غافل   حق کے جتنے بھی علمدار نظر آتے ہیں
ہو سلمان کہ بوذر یا بلال حبشی   سچے عاشق ہیں جو بیدار نظر آتے ہیں
یہ نواسانِ محمد ﷺ کی ہے شمسی عزت   جن کے مرکب میرے سرکار نظر آتے ہیں

بحیثیت مسلمان دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز اتباع رسول اکرم ﷺ میں مضمر ہے اس لئے ضروری ہے کہ آپ ﷺ کے دامن رحمت سے متمسک رہیں اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکرِ جمیل سے اپنے دلوں کو منور رکھیں۔ سید مبارک علی شمسی کی بھی یہی خواہش ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرے وہ اس خواہش کا اظہار کچھ یوں کرتا ہے کہ:-

خوب پرکھا ہے کبھی حالات میں   منفرد ہیں آقا ﷺ اپنی ذات میں
یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان ہے   بانٹتے ہیں رحمتیں خیرات میں

بھیجتا ہوں آپ پر جس دم درود   لطف آتا ہے اُنہی لمحات میں
نعت کہتا ہوں میں شمسی جس گھڑی   ہاتھ آ جاتا ہے ان کے ہاتھ میں

سید مبارک علی شمسی نے صراطِ مودت میں جو نعتوں کا گلدستہ سجایا ہے اس کی خوشبو سے مشام جاں معطر ہو جاتی ہے جس اخلاص، عقیدت اور مودت سے رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ میں حاضری پیش کرنے کی سعی کی ہے وہ کامیابی کی منزل حاصل کرتے دکھائی دیتے ہیں کیونکہ ان کے بیان میں پختگی ان کی زبان میں سلاست اور روانی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سید مبارک علی شمسی کے لہجے میں اعتماد ہے جو اسے دوسرے شعراء سے ممتاز کرتا ہے۔ موصوف کے یہ اشعار دیکھیں

بعد از خدا جہاں میں جو اعلیٰ صفات ہے   ختم الرسل ﷺ وہ ذات مکرم کی ذات ہے
کچھ بھی نہیں تھا آپ کا چکا ہے پہلے نور   روشن انہی کے دم سے ہوئی شش جہات ہے
شمسی در حبیب خدا کا غلام ہوں   اس واسطے بنی ہوئی دنیا میں بات ہے

سید مبارک علی شمسی نے جو "صراطِ مودت" کے نعتیہ مجموعہ میں ہائیکو کا تجربہ کیا ہے وہ بھی منفرد انداز کا ہے اور قابلِ داد ہے وہ کہتے ہیں کہ:-

دل جس کو ترستا ہے   وہ شہر مدینہ ہے   جہاں نور برستا ہے

سید مبارک علی شمسی کا خاصہ یہ رہا ہے کہ اس نے مترنم بحروں کا استعمال بڑے سلیقے سے کیا ہے اور قافیہ بھی بڑی مشق سے استعمال کیا ہے۔ وہ ایک ایسا خوش نصیب شاعر ہے جس کا اپنا لہجہ، اپنا اسلوب، اپنی پہچان اور منفرد انداز بیان ہے

ساری عطا ہے آپ کی نعلین چوم کر   مہکی فضا ہے آپ کی نعلین چوم کر

آخر میں میں اتنا ضرور کہوں گا کہ "صراطِ مودت" اردو ادب میں اضافہ نہیں تو مینارہ نور ضرور ہے۔ میری دعا ہے کہ رب کائنات سید مبارک علی شمسی کی کاوش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے.. آمین یا حی یا قیوم☆

تبصرہ نعتیہ کتب

معارف رضا (کراچی) وجاہت ملت نمبر

ہمارے ایک بہت ہی پیارے دوست اور خدمت گار اعلیٰ حضرت جناب مقصود احمد اویسی صاحب کی عنایات کہ انہوں نے کمال شفقت فرماتے ہوئے درج ذیل کتب ارسال فرمائیں۔ ''تبصرہ'' کا حق تو اہل رائے احباب کا کام ہے، بہرحال تعارف پیش خدمت ہے۔

(۱) حضرت صاحبزادہ وجاہت رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اہل رضویت میں کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ نے فروغ فکر رضا کے لیے کام کیا اور خوب کیا۔ معارف رضا کے مدیر جناب پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے اپنے مجلہ میں دنیا بھر کے ایسے تقریباً ایک صد کے قریب احباب محبت کے تاثرات قلم بند کیے ہیں جنہوں نے وجاہت رسول قادری صاحب کو ان کی خدمات کو منظوم و منثور خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اللہ کریم اس خدمت کو قبول فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

(۲) نگارِ عقیدت از حافظ عبدالغفار حافظ خوبصورت ٹائٹل اور بہترین کمپوزنگ کے ساتھ طبع شدہ یہ کتاب حافظ عبدالغفار حافظ کی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شہرہ آفاق سلام ''مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کی مکمل تضمین ہے۔ حافظ صاحب ایک منجھے ہوئے نعت گو ہیں اور اس سے قبل بھی حمد و نعت اور مناقب کی چار کتب غلامان رسول ﷺ کو پیش کر چکے ہیں۔ ۳۲ صفحات کی اس کتاب کا ہدیہ ۵۰ روپے ہے۔ حاصل کرنے کے لیے 0320-2024544 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳) دُرِ منظوم از حافظ عبدالغفار حافظ : ۱۹۰ صفحات اور خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ یہ مجلد کتاب اپنے اندر ۲۱۲ اشعار پر مشتمل ''قصیدہ رسول تہامی ﷺ'' مختلف قصائد، مناقب، منظومات اور قطعات تاریخ وفات لیے ہوئے ہے ۵ ستمبر ۱۹۴۸ء کو صوبہ مدھیہ پردیش (انڈیا) کے شہر کھنڈوہ میں پیدا ہونے والے حافظ عبدالغفار کو کالج کے زمانے سے ہی شاعری سے رغبت تھی اور اسی دور سے ہی شہر مدینہ قلب و روح کا مسکن بنا ہوا ہے آپ کے اس دور کے ابتدائی نعتیہ شعر دیکھیں۔

اے باد صبا لے چل اِک بار مدینے میں ہیں جلوہ فگن میرے سرکار ﷺ مدینے میں
ہو جذبہ دل ایسا اک بار پلک جھپکے جا پہنچے تو اے عبدالغفار مدینے میں

''دُرِ منظوم'' کے اس شعر کو دیکھیں جس میں محترم حافظ صاحب نے سید صد جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لب مبارک سے ادا ہونے والے ارشادات کو عین حق کہا ہے۔

عین حق ہے جو بھی نکلا ہے زبان پاک سے عین ارشادِ خدا، ارشاد والا آپ کا

حضور نبی اکرم ﷺ کی صفاتِ عالیہ اور عطائے رب العالمین کو دیکھ کر کیا خوب انداز میں فرماتے ہیں کہ

چار جانب ہے رواں عالم میں سکہ آپ کا واہ! کیا اے احمد مختار کہنا آپ کا

''دُرِ منظوم'' کا ہدیہ ۳۰۰ روپے ہے حاصل کرنے کے لیے 0322-2542906 پر رابطہ کریں۔

(۴) گہوارہ بخشش از حافظ عبدالغفار حافظ ۲۰۱۹ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے خصوصی انعام ''حوصلہ افزائی'' حاصل کرنے والا ''گہوارہ بخشش'' خوبصورت، دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ ساتھ ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں حافظ عبدالغفار حافظ نے مدحت مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اردو زبان میں کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کتاب میں معروف دانشور و قلم کار جناب پروفیسر انور احمد زئی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نعت کی نئی جہات کا گہوارہ'' کے عنوان سے گفتگو کی ہے ''عام شاعری اور حمدیہ و نعتیہ شاعری کا فرق کچھ اس طرح واضح کیا ہے کہ عام شاعری میں انسان لکھتے ہوئے سفر کرتا ہے مگر تشکیک کے ساتھ جبکہ ایمانیات کی شاعری میں اپنی منزل کو پالیتا ہے یعنی مذہبی شاعری شروع ہی منزل کی شناسائی کے ساتھ ہوتی ہے'' مدح سید ہر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سرشار یہ دیکھیں

لکھنے لگا جو نعت رسالت مآب کی رخ پر قلم کے آ گئی رونق شباب کی

حافظ صاحب اپنے اندر کی مضبوطی کو کس محبت بھرے انداز میں بیان کر رہے ہیں۔

دامن میں گر زبانِ حضرت حسان رضی اللہ عنہ آ ٹھہرے سمان وہ باندھ دوں حافظ کہ سننے کو ہوا ٹھہرے

ارمغانِ حافظ، بہشت تضامین، نگار عقیدت، دُرِ منظوم اور گہوارہ بخشش جیسی نایاب کتب، توصیف سیدِ والا ﷺ میں پیش کرنے والے حافظ صاحب کا انداز عجز دیکھیں

کہہ سکا حافظ نہ اک مصرع بھی شایان رسول نعت لکھ کر سوچتا ہوں میں نے لکھا کچھ نہیں

☆☆☆

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

از علامہ فقیر اثر انصاری + عقیل شافی

عشق کا جادو جب سر چڑھ کر بولتا ہے تو انسان کے کیے گئے فیصلے عقل کے دائرہ سے باہر نکل جاتے ہیں عام دیکھنے والا سوچتا ہے کہ یہ کیا کر دیا مگر عاشق اپنے کیے گئے فیصلوں کو اپنے محبوب جانی کی عطا سمجھتا ہے۔ ایسے ہی خوش بخت اور من کے سچے لوگوں میں ایک تاریخی نام عاشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا بھی آتا ہے جن کے حالاتِ زندگی کو معروف قلم کار و دانشور جناب اثر انصاری اور جناب عقیل شافی نے منظوم کیا ہے۔ ۲۷ صفحات پر خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ گل دستہ محبت کو مکتبہ شافی لاہور (0301-4047881) سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں منظوم حالات کے ساتھ ساتھ حضرت غازی رحمۃ اللہ علیہ کا شجر نسب اور صنف توشیح میں خراج تحسین بھی پیش کیا گیا ہے، ہم اس نادر و نایاب کاوش پر ایڈیٹر ماہنامہ طلوع ادب لاہور اور جناب عقیل شافی اور مصنف کتب کثیرہ حضرت بابا فقیر اثر انصاری کو مبادکباد پیش کرتے ہیں۔

میلاد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از علامہ محمد ریاست علی مجددی جب انسان کسی کی نگاہِ فیض سے دوچار ہوتا ہے تو عطاؤں کی گھٹا دل کھول کر برستی ہے دیکھنے والا حیران ہوتا ہے اس شخص میں یہ صلاحیت کہاں سے آ گئی؟ مگر در حقیقت صاحب فیض کی شفقت و عنایات اپنا کام کر رہی ہوتی ہے اسی لیے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے تو کرم یہ کرنا　　دل کے تاروں کو میرے دل سے ملائے رکھنا

اسی لیے پروردہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ جناب علامہ ریاست علی مجددی نے غلامانِ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے اور دل کے اندھوں کو روشنی عطا کرنے کے لیے میلاد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتب کر دی۔ کتاب ۱۹۲ صفحات اور دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ (042-37313885)

جس میں محافل میلاد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کیوں؟ کیسے؟ کے جوابات کو مکمل حوالا جات سے دیا گیا ہے تاکہ اگر کوئی دل کا کالا دی گئی دلیل پر پریشانی کا اظہار کرے اور پوچھے "کہاں لکھا ہے" تو متعلقہ حوالہ دیا جا سکے۔ علامہ ریاست علی مجددی اس کتاب کی تیاری کے حوالے سے مبارکباد کے مستحق ہیں بارگاہ کریم میں دعا ہے کہ وہ علامہ صاحب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید مرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆☆☆

سلسلہ وار سالانہ "حسن نظر" ننکانہ صاحب (جلد ۵، شمارہ ۲۰۲۰ء)

ننکانہ صاحب سے "حسن نظر" کے نام سے ہر سال ایک علمی، ادبی، دینی، تحقیقی اور تبصراتی مجلہ شائع ہوتا ہے۔ جس کے مدیر: پرفیسر شبیر حسین شاہ زاہد ہیں۔ اس مجلہ کے تین شمارے ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء، ۲۰۱۹ء، میں منظر عام پر آ چکے ہیں

۲۰۱۹ء اور ۲۰۲۰ء کا مشترکہ شمارہ اب منظر عام پر آیا ہے یہ مجلہ گوشہ محققین ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے۔

"حسن نظر" کے موجودہ شمارے میں متعدد ابواب کے تحت تحریریں شائع کی گئی ہیں شرح قرآن و حدیث حمد و نعت (اردو)، مضامین و مقالات، اردو شاعری، حصہ پنجابی میں شاعری اور نذر کے علاوہ وہ نظمیں، مکتوبات اور تبصرے و تاثرات، آخر میں مقالہ نگاروں کا مختصر تعارف کروایا گیا ہے۔

"حسن نظر کے اداریہ میں فاضل مدیر نے مطالعہ پر زور دیا ہے اور شرح قرآن میں سورۃ البقرۃ کی تیسری آیت کے "یومنون بالغیب" کی بھرپور وضاحت کی ہے۔ حدیث کی شرح میں "ایمانیات" کو کھول کر بیان کیا ہے صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زیر عنوان نعت کا مطلع اور مقطع یوں ہے۔

اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعظم و اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم　آخر میں آئے فی عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کہتا ہے بس زاہد اتنا، مجھ کو اپنی امان میں رکھنا　ختم نام جپوں میں دم دم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

غرض مدیر محترم کی اردو اور پنجابی دونوں نعتیں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر ہیں

بہت کم نعت گو شعراء اس موضوع پر لکھتے ہیں۔

سرگودھا کے مشہور نعت گو شاعر ڈاکٹر محمد مشرف انجم کی سات اشعار پر مشتمل خوب بیانی کا شہکار نعت کی ردیف نگاہ التفات ہے۔

مضامین میں اولیات خلفائے اسلام ایک معلوماتی تحریر ہے اسماء مکۃ المکرمہ بھی دین و ایمان میں اضافے کا سبب تحریر ہے حوالہ جاتی و معلوماتی، ''ہندوستان میں اسلام کیوں کر پھیلا'' خواجہ حسن نظامی کی بڑی طویل اور تحقیقی تحریر ہے (صفحہ ۴۲ تا ۶۱) ''قرآن کے بارے'' میں کے عنوان سے چالیس عدد مفید علمی معلومات پیش کی گئی ہیں۔ اسلامی معاشیات بھی ایک تحقیقی تحریر ہے سائنس تحقیقات اور اسلام میں معروف مسلم سکالر حیدر آباد دکن کے ڈاکٹر محمد حمید اللہ آف پیرس کا جدید انداز میں ڈاکٹر موریس بوکایئے کے ساتھ محاکمہ پیش کیا گیا ہے۔

ادبی قطعات حاصل مطالعہ اخلاقیات اور عبرت کے تحت چھوٹے چھوٹے اقتباسات کے بعد میاں حاجی محمد کبیر کے حالات و سوانح لکھے گئے ہیں ملک مقبول احمد اردو بازار لاہور میں مقبول اکیڈمی کے بانی و منتظم اور معروف پبلشر تھے ان کے بارے میں مدیر نے دو صفحے لکھے ہیں۔ ''مولانا سید وجاہت رسول تاباں قادری کی اداریہ نویسی'' نفس مضمون عنوان سے ظاہر ہے سعادت حسن منٹو اردو ادب کے ایک بے باک افسانہ گو ہے اس کے کردار اور افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے مصنف سخن ماہیا پر بھی ایک نظر ڈالی گئی ہے قطعات علم و ادب بڑے علمی اور معلوماتی ہیں۔ صلیب کی تاریخ اور مقاصد پر بھی ایک معلوماتی علمی مضمون اور عہد نامہ قدیم کی غیر مستند کتابیں (اپاکرائفا) عیسائیت اور یہودیت سے متعلق تحریریں ہیں۔ پانامہ لیکس اور قادیانی امت چشم کشا تحریر ہے گاڑیوں بسوں میں لکھے گئے فقرے اور اشعار اردو ادب کی تفہیم میں اضافہ ہے۔

کتابیں عنوان کے تحت سوالاً جواباً کتابوں کے بارے میں ۱۱۹ معلومات لکھی گئی ہیں۔ علم الجفر افیا ایک خوبصورت معلوماتی تحریر ہے لطائف و ظرائف بھی مذاق کو شستہ و شگفتہ کرنے کے لیے پیش کیے گئے ہیں۔ معروف شہروں کے عرفی نام اور اقسام تیل بڑی معلوماتی اور مفید مضامین ہیں۔ ادبی اشعار کے مزے لیں میں ۴۵ معروف اشعار برائے مطالعہ لکھے گئے ہیں۔

حسن نظر کے شمارہ ۲۰۱۸ء میں نمونے کا ایک انٹرویو للھ لر قارئین سے سوالات کے جواب لکھنے کی فرمائش کی گئی تھی دو حضرات کے جوابات نمونے کا انٹرویو کے تحت لکھے گئے ہیں۔ حصہ پنجابی میں ضلع پاک پتن پر بھرواں مضمون لکھا گیا ہے۔

اردو شاعری میں خدا دیتوں کو دیتا ہے، مزاحیہ نظم ''حکیم جی''، انسان نمونہ خیر، آدمی نام، حصہ پنجابی میں دو نعتیں اپنے رب نال گلاں خوب صورت شاعری ہے تبصرہ و تاثرات میں نظم مجلہ حسن نظر، ماہ تاباں مرحبا، شکریہ اور نثری تبصرے بھی شامل ہیں صادق علی زاہد صاحب کی مرزا قادیانی کی تالیف و اشاعت کا سن وائز چارٹ محققین کے لیے ایک فائدہ مند تحریر ہے۔

مجلہ ''حسن نظر'' ۵۰۰ روپے میں گوشہ محققین ہاؤسنگ کالونی ننکانہ صاحب ((0301-4360919 سے دستیاب ہے۔☆

سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ڈاکٹر خالد علی انصاری صاحب

''سیرت'' عادت (خو) خصلت (خوبی) کے وسیع معنی میں استعمال ہوتا ہے اس موضوع پر پوری دنیا میں ان گنت کتب لکھی گئی ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے پیشواؤں پر کتب لکھ کر اُن کی سیرت ان کے پیروکاروں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے مگر مذہب اسلام کی حقیقت کا یہ منہ بولتا ثبوت ہی بہت ہے کہ سید ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ سے متاثر ہو کر کتب سیرت و نعت لکھنے والے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی ہیں جن کی ایک طویل فہرست ترتیب دی جا سکتی ہے۔ مگر آج ہم بات کریں گے اپنے اُس دوست کی، اس بھائی کی جو دیار مغرب میں بیٹھا ہے مگر اُن کا دل بارگاہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سربسجود ہے اس لیے انہوں نے سیرت النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کا آغاز کیا تو جہاں بھر میں موجود تمام ایسی شخصیات کا جائزہ لیا جن کا معیار انسانیت کی خدمت تھا اس نتیجہ پر پہنچے کہ جس ہستی پر میں کام کرنے جا رہا ہوں وہ عادات و اطوار اور خصائل حمیدہ کے اعتبار سے اس مقام اعلیٰ پر فائز ہیں کہ ''سید البشر'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عنوان ہی اُن کے

لائق ہے۔ جن کی مثال جہاں بھر میں جس جگہ چاہو ڈھونڈنے کی کوشش کرلو مگر تھک ہار کر واپس اسی در پر آؤ گے کہ سید البشر ﷺ کا مرتبہ اُنہیں کو سجتا ہے۔ ۳۶۷ صفحات پر مشتمل یہ خوبصورت معلوماتی، اعداد و شمار، جدید عنوانات، حوالہ جات اور سیرت طیبہ کے مختلف گوشوں کو وا کرنے والی کتاب ہے جس میں سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ صرف زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لایا گیا ہے بلکہ عصر حاضر کے بہت سے سوالوں کے جوابات بھی ملتے ہیں۔ سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور 0092-42-37312173 نے شائع کیا ہے اور اس کاوش کا سہرا اللہ کریم جل جلالہٗ نے جناب ڈاکٹر خالد علی انصاری کے سر پہ سجایا ہے۔ اس مدلل کتاب پر تبصرہ کرنا تو محال ہے کیونکہ ''محبوب'' کی بات کر کے ہی دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے، ڈاکٹر خالد انصاری اور دیگر ایسی کاوشیں کرنے والے احباب کی خدمت پہ صرف یہ عرض کروں گا کہ اللہ رب العزت جس پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولتا ہے ان ہی لوگوں کو ایسے کام سپرد کرتا ہے اور یقیناً ایسے ہی لوگوں پر سید صدر جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر خالد علی انصاری اور اُن سے تعاون کرنے والے دوستوں کے لیے دلی مبارکباد بارگاہ لم یزل میں دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے اور آپ جناب سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایسی اور بہت سی کتب پیش کریں اور کرتے رہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انتہائے عشق از ڈاکٹر شہناز مزمل

۴۴۸ صفحات میں پھیلے ہوئے اس حمد و نعت اور مناقب کے اس مجموعے کو انتہائے عشق کا نام دیا گیا ہے۔ خوبصورت ٹائٹل اور بہترین کاغذ پر سجے ہوئے کلمات محبت و عشق دلوں کے اطمینان کا باعث ہیں۔ الفاظ و معنی پڑھنے والوں کو بااعتبار ''سوچ'' بالیدگی کی آخری حدوں کو چھونے کا مشورہ دیتے ہیں اسی لیے کسی نے کیا خوب کہا ہے

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پہ یکساں ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

محبت کی م سے شروع ہونے والا یہ سفر ''عشق'' کے ق تک ہوتا ہوا اس جہان فانی سے

گذر جاتا ہے مگر سفر پھر بھی جاری رہتا ہے کیونکہ خالق کائنات جل جلالہٗ اور محبوب خالق کائنات ﷺ کی تلاش میں لگے رہنے کا نام ہی محبت ہے جو ہمہ وقت جاری وساری رہتا ہے۔ بہر حال ان مسافروں میں بہت اچھا اضافہ جناب ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ کا ہے، ادبی دنیا میں ''ادب سرائے'' بنانے والی ڈاکٹر صاحبہ نے چونکہ اپنا تعلق محبت رسول کریم ﷺ سے جوڑ لیا ہے لہٰذا لوگوں کا اُن کو ماننا، عزت کرنا، ادب کرنا اُسی محب کی عطا ہے۔ بہت سی تعارفی باتوں کو چھوڑتے ہوئے، ڈاکٹر صاحبہ کا انداز حمد اور یقین کامل دیکھیں!

کون کہتا ہے کہ کبھی دور خدا ہوتا ہے دل کی دھڑکن میں وہ ہر لمحے بسا ہوتا ہے
میری ہر سانس کی آواز کی مدھم لے میں اس کی سرگوشی میں ہر راز چھپا ہوتا ہے

سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں اس خوبصورت انداز کو دیکھیں!

مہ و خورشید نہ تاروں سا مقدر مانگوں کعبہ و بخت حرم اور ترا در مانگوں
عشق بے تاب جنوں خیز ہوا جاتا ہے جذبۂ شوق حضوری میں برابر مانگوں

جناب رسول کریم ﷺ ہی آج کے ظلمتوں کے دور میں ہمارا سب کچھ ہیں ذرا یہ بند دیکھیں۔

ان ظلمتوں میں مطلع انوار آپ ﷺ ہیں علم وسلامتی کے علمدار آپ ﷺ ہیں
اُمی ﷺ نے اس جہاں کو دیا عقل اور شعور دانشوروں کے قافلہ سالار آپ ہیں

اصلاح احوال کے حوالے سے اُمت کو کتنا سبق دے رہی ہیں غور کریں۔

مسمار اپنی ہستی کو تو زندگی میں کر پھر دیکھ تیرا رب تجھے دیتا ہے کیا ثمر

جہاں فانی میں خدا کریم کی نعمتیں تقسیم کرنے والے مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اظہار دیکھیں

وہ ہیں میری دھڑکن میں سانسوں میں شامل بس اسم محمد ﷺ ہی ورد زباں ہے

☆

شکر کیسے کروں تیرا رب العلیٰ کعبہ دل میں عشق نبی ﷺ بھر دیا

☆

یارب در رسول ﷺ کی بن کر گدا رہوں یارب ہر اک زبان پر بن کے دعا رہوں

تو پھر مجھ کو اذانِ حضوری ضرور دے یارب ہمیشہ عشق نبی ﷺ میں فنا رہوں

☆

پھیلا ہوا ہے نور محمد ﷺ کہاں کہاں بھٹکی ہوئی تھی اُمت خیر البشر کہاں
جو آپ کا نہیں وہ خدا کا بھی کب ہوا گر آپ پر نہیں تو خدا پر نظر کہاں

ڈاکٹر شہناز مزمل صاحبہ کے دیوان کو دیکھ کر شاید سینکڑوں صفحات کے بعد بھی تبصرہ نامکمل ہی لگے گا۔ ڈاکٹر صاحبہ کو یہ دعا دیتے ہوئے اجازت چاہوں گا کہ اللہ کریم اُن کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حصول دیوان کے لیے 092-302-7844094 پر رابطہ کریں شکریہ

☆☆☆

تجلیات رسالت ﷺ از تفاخر محمود گوندل

ابتدائے آفرینش سے جہان ہست وبود میں اصول ہے کہ کسی بھی انسان کے من کی دنیا اور زندگی کی ظاہری خوبصورتی مل کر اُسے کسی دوسری ہستی کو اعلیٰ سمجھنے میں مدد کرتی ہے جس سے اس ''اعلیٰ'' شخصیت کی طرف ''رجوع'' کی دولت میسر آتی ہے، یہ رجوع اگر پاکیزہ سوچوں کی تقویت کا باعث بنے تو ''رابطہ'' شروع ہوتا ہے اور جب دل وذہن کی رضا اس میں شامل ہوجائے تو ''تعلق'' پیدا ہوجاتا ہے، اگر تعلق کے نتیجہ میں روحانی وجسمانی قوتیں اپنے اندر مضبوطی محسوس کریں تو یہ تعلق ہی ''چاہت'' کا سبب بن جاتا ہے جو اگر پنجہ استبداد شیطنت سے محفوظ رہے تو اس چاہت کو ''پیار'' کے درجہ تک لے جاتا ہے جس سے تطہیر باطن کے در وا ہوتے ہیں اور اگر اکل حلال کی قدغن اپنی براکات سے نوازتی ہے تو یہ پیار بڑھتے بڑھتے درجہ ''محبت'' پر فائز ہوجاتا ہے اور جب محبوب کی عنایات اپنے حصار میں لیے رہیں تو یہ محبت ''شدید محبت'' کا روپ دھار لیتی ہے۔ جس سے تن اور من کے اعمال میں پاکیزگی وطہارت کی بہار آجاتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اعلیٰ ذات اپنے اندر ایسی کمال درجہ خوبیوں کو سمیٹے ہوئے ہو جس سے کثافت خود خیر آباد کہہ کر لطافت کے لیے راستے ہموار کرے۔ ایسے خوش قسمت اور خوش بخت وہ لوگ ہیں جو شروع دن سے گھر کے

ماحول اور من کی تطہیر سے محبوب کے چناؤ میں اُس اعلیٰ، معظم ومحتشم ہستی والا سے تعلق استوار کرتے ہیں جو مخلوق کے لیے صاحب عظمت ہی نہیں بلکہ خود خالق اکبر جل جلالہٗ کے بھی محبوب نبی ورسول ہیں جن کو قرآن کریم ''محمد رسول اللہ ﷺ'' پکارتا ہے اس کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیار کرنے والوں کی فہرست تو بہت ہی لمبی ہے مگر ہم یہاں بات کریں گے بارگاہ محبوب یزداں میں پیش کرنے والے مرتب جناب تفاخر محمود گوندل کی جنہوں نے تجلیات رسالت ﷺ لکھ کر اپنے آپ کو امر کرلیا ہے اور آنے والی نسلوں کو محبت رسول معظم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں گندھ جانے کا پیغام دیا ہے۔

''تجلیات سیرت ﷺ'' سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ کی اُن متبرک ومطہر ساعتوں کا ذکر ہے جس سے اہل محبت زندگی گزارنے کے لیے راستہ وروشنی تلاش کرسکتے ہیں۔ ۴۱۶ صفحات میں خوبصورت ودیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ مزین ''تجلیات رسالت ﷺ'' کو ماورا 60۔ دی مال لاہور (0300-4020955) کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جہاں تک اس کتاب محبت پر تبصرے کا تعلق ہے میں اپنی بھیگی پلکوں کے ساتھ کچھ بھی لکھنے سے معذرت خواہ ہوں کہ محبوب کی بات کرنے کے لیے محبت کی چند بوندیں تو موجود ہوں جو کہ میرے بس کا کام نہیں ہے۔۔۔۔۔ میری درخواست ہے کہ تجلیات رسالت ﷺ پڑھیں، باوضو پڑھیں، خوشبو لگا کر پڑھیں، تخلیہ میں پڑھیں، گنبد خضریٰ شریف کی تصویر سامنے رکھ کر پڑھیں اور لوگوں کو سنانے کی بجائے من میں جذب کرنے کے لیے پڑھیں، دل کو کشکول اور آنکھوں کو خیرات کی طلب سے بھر کر پڑھیں، یوں پڑھیں کہ آپ کا ہر فعل خود بول پڑے کہ آپ نے حیات سرکار ہر عالم ﷺ سے ''روشنی'' کی کرنیں وصول کی ہیں...... پھر شاید آپ یہ محسوس کریں کہ ہم نے تفاخر محمود گوندل کی ''تجلیات رسالت ﷺ'' کا حق ادا کرنے کی سعی کرلی ہے۔ میں خاک راہ بطحا'' جناب تفاخر محمود گوندل کو مبادکباد دیتا ہوں۔ دعا ہے اللہ رب العزت ان کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆☆☆

نام کتاب: روضے دیاں جالیاں شاعر: محمد اکرم قلندری

صفحات: 160، ہدیہ -/300 ناشر: مکتبہ فیضان قلندریہ لاہور

یوں تو شاعری کی بے شمار اصناف ہیں جن پر طبع آزمائی کر کے شاعر خود کو دنیا میں متعارف کروا لیتے ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے کلام کی طرح کچھ شعراء کرام کے نام بھی بھول جاتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانے کے لیے کام کیا ہوتا ہے مگر زندہ وہی لوگ رہتے ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیے اور اپنی آخرت کے لیے کچھ کر جائیں۔

نعت گوئی ایسی باادب و خوبصورت صنف ہے جس کے ذریعے عشاقِ رسول ﷺ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر اپنی عقیدت، محبت، چاہت کا اظہار کرتے ہیں خوش قسمت ہیں محمد اکرم قلندری جو بار بار سرکارِ مدینہ ﷺ کے حضور نعتوں کے گلدستے کتاب کی صورت میں لے کر حاضر ہوتے اور رحمتوں، برکتوں شفقتوں سے جھولیاں بھرتے ہیں۔

"روضے دیاں جالیاں قلندری" صاحب کا نیا پنجابی نعت مجموعہ ہے جس میں حمدِ باری تعالیٰ، نعتِ مبارک، ماہیے، نعتیہ نظمیں، رباعیات، شانِ اہلِ بیتؓ، اوصافِ صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؒ کی خدمت میں اپنے جذبات و احساسات پیش کیے ہیں۔ اکرم قلندری صرف نعت گو ہی نہیں ثناء خوانِ مصطفیٰ ﷺ بھی ہیں۔ ملک اور بیرون ملک بے شمار پروگراموں میں اپنی آواز کا جادو جگا چکے ہیں ان کے لاتعداد شاگرد پورے پاکستان میں محافل میلاد النبی ﷺ میں نعت خوانی کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ روضے دیا جالیاں میں ہر مصرعہ اپنے اندر جدت، عاجزی انکساری رکھتا سرنگوں ہو کے حضرت حسان بن ثابتؓ کی پیروی کرتا آقا و مولا خاتم النبیین، شافع روزِ محشر حضرت محمد ﷺ کے دربارِ عالیہ میں حاضر ہو کر صاحبِ کتاب اور قارئین کے لیے دعاؤں کی

خوشخبری

ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور پاکستان کی ویب سائٹ پر کام شروع ہے آپ بھی اپنے صائب مشوروں سے نوازیں شکریہ انچارج۔۔

محمد حسن مرتضیٰ مغل 03234925643

گزارش کرتا نظر آتا ہے۔ اکرم قلندری کو وہ حق ضرور ملے گا جس کے وہ حقدار ہیں۔ انشاءاللہ

نام کتاب: ثنائے مصطفیٰ ﷺ شاعر: علامہ صائم علی کرنالی

صفحات: 168، ہدیہ -/500 ناشر: رضا اینڈ سنز پبلی کیشنز (وزیر آباد)

علامہ صائم کرنالی اس سبز بخت کا نام ہے جس نے دنیا میں ہی جنت اپنے نام کر لی۔ حیران ہونے کی بات نہیں یہ حقیقت ہے کہ ٹنڈو محمد خاں (سندھ) کے 72 ہندوؤں کو کلمہ طیب پڑھا کر اسلام میں داخل کیا اور اُن کے سینوں میں نورِ اسلام سے روشنی کر کے انہیں جہنم کے لرزتے شعلوں سے بچایا۔ علامہ صائم کرنالی اردو، پنجابی، سندھی، عربی اور فارسی میں یکساں کلام لکھتے تھے اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے اُن پر رحمتوں کے سائے اور علم کے دروازے یوں کھول رکھے تھے کہ آپ جب نعت لکھتے تو الفاظ آپ کے آگے ہاتھ باندھے، نظریں جھکائے اس طرح التجاء کرتے کہ ہمیں بھی کسی نہ کسی مصرعے میں شامل کریں ہم بھی بارگاہ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہونے کے خواہش مند ہیں تعصبانہ تبدیلیاں، صفحۂ ہستی، دیدہ بیدار جیسی شاہکار کتابیں شائع کر کے قارئین ادب سے "پیرِادب" کا لقب پانے والے صائم کرنالی ثنائے مصطفیٰ ﷺ لے کر خود عاجزی کے ساتھ دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہیں۔ حمد، نعت، منقبت سلام بخشش کے بہانے ہیں اگر شاعر خلوصِ دل سے لکھے اور انکساری کے ساتھ پیش کرے تو یقین مانیئے دنیا اور آخرت دونوں امر ہو جائیں گے۔ ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں اردو، پنجابی، فارسی کلام شائع کیا گیا ہے۔ آسان الفاظ کے ساتھ مہکتا گلدستہ قارئین نعتیہ ادب کے لیے نایاب تحفہ ہے۔ جس کو ملک پاکستان کے نامور شعراء، ادباء نے خوب خراج تحسین پیش کیا ہے۔ کار خیر تنظیم کے چیئرمین ڈاکٹر پروفیسر عبدالماجد المشرقی نے بیک فلیپ تحریر کر کے علامہ صائم کرنالی کے ساتھ اپنی نسبت کا جو ثبوت دیا قابل رشک ہے۔ شریف فیاض وزیر آبادی بھی مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی کاوش سے علامہ صائم کرنالی کا کلام محفوظ اور مقبول ہوا۔ دعا گو ہوں اللہ کریم ثنائے مصطفیٰ ﷺ کے صدقے صائم کرنالی کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی رحمتوں، برکتوں، شفقتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

☆☆☆

نام کتاب: ماہنامہ جہانِ رضا (امام احمد رضا نمبر) از: محمد کاشف رضا

صفحات: 368، ہدیہ -/600 تبصرہ نگار: حافظ امانت علی سعیدی

ملنے کا پتہ: الحقائق پبلی کیشنز دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

زیر تبصرہ خصوصی نمبر جس میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ جس میں اداریہ امام احمد رضا محمد کاشف رضا کے قلم سے، باب نمبر 1 ''حیات'' باب نمبر 2 خدمات کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، باب نمبر 3 امام احمد رضا اور علم حدیث، باب نمبر 4 امام احمد رضا ماہر علوم جدیدہ وقدیمہ، باب نمبر 5 امام احمد رضا اور شعر وادب، باب نمبر 6 امام احمد رضا اور سیاسیات، باب نمبر 7 امام احمد رضا اور تعلیمی نظریات، باب نمبر 8 امام احمد رضا اور تصوف واصلاحِ معاشرہ جیسے وقیع عنوانات کے تحت علماء ومشائخ، سکالرز، پروفیسرز نے اپنے اپنے کالم لکھ کر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات جلیلہ پر بہت خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی شیخ الجامعہ کراچی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ''امام احمد رضا خان نے بلا کا حافظہ پایا تھا۔ آپ نے صرف ایک ماہ کے عرصے میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ دینی علوم کے علاوہ امام احمد رضا خان کو سائنسی علوم پر بھی پوری مہارت حاصل تھی''۔

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی شریف) کنزالایمان ترجمۃ القرآن کے بارے میں فرماتے ہیں ''کنزالایمان'' لاریب! خزانہ ایمان ہے اور صرف خزانہ ایمان ہی نہیں بلکہ علم وزبان وادب کا بھی خزانہ ہے'' ''کنزالایمان'' کی خوبیوں کی بابت اپنوں کے علاوہ بیگانے بھی معترف ہیں۔

پروفیسر کنور سلطان احمد امام احمد رضا بریلوی کا محدثانہ مقام کے حوالہ سے لکھتے ہیں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سے زائد کتب حدیث پر حواشی تحریر کیے ہیں جن میں سے صحاح ستہ کے حواشی نہایت جامع اور مفید ہیں۔ ان حواشی کی خاص بات یہ ہے کہ یہ عام مصنفین کی طرح عربی وفارسی متون وشروح سے موخوذ نہیں بلکہ یہ آپ کے ذاتی و

اجتہادی افادات واضافات ہیں لہٰذا یہ حواشی بذات خود مستقل تصانیف کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح دیگر سکالرز نے اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت کی دینی وملی خدمات کو منظر عام پر لانے کی بھرپور کوشش ہے۔ ٹائٹل اعلیٰ حضرت کے مزار سے مزین ہے۔ مدیر جہانِ رضا جناب محمد کاشف رضا صاحب کے علم وعمل میں اللہ تعالیٰ مزید وسعت عطا فرمائے۔

اشاریہ ''ماہنامہ کاروانِ نعت''

ابراہیم حسانؔ (حاصلپور)

کاروان نعت کے رہنما ومدیر محمد ابرار حنیف مغل پندرہ سالہ آئینہ عقیدت میں مثالی خدمت گار نعت نظر آتے ہیں۔ اس مقدس آئینے کو چشم عقیدت سے دیکھیں تو یہ مثالی خدمت گار نعت جاں پُرسوز، نگاہ بلند، عمل پیہم، یقیں محکم جیسی عظیم صفات سے متصف ہے۔

کاروان نعت کو تیزی سے منزل مقصود کی طرف گامزن کرتا نظر آتا ہے اور اس کا محترم قلم خلعتِ عقیدت ومحبت کے ساتھ ساتھ یکسوئی کے تاجِ قبولیت میں ملبوس نظر آتا ہے۔

کتب رسائل کے لحاظ سے یہ صدی آخری صدی گنی جارہی ہے مگر کاروانِ نعت کے ''اشاریہ'' نے یہ ثابت کیا ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ کے محبان کے دلوں میں حُبِ نبوی ﷺ کا نور ابھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ محبان نبی ﷺ اسے قیامت تک بجھنے نہیں دیں گے۔ محبان کا اس گئے گزرے دور میں اتنی تعداد میں موجود ہونا اور ان کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہونا میرے نبی ﷺ کا معجزہ ہے اور اعزاز بھی ہے۔ نعت کے حوالے سے یہ صدی آخری صدی نہیں ہے۔ اس مقدس ''اشاریہ'' کو مرتب کرنے والے فاضل دوست، محقق، دانشور ڈاکٹر حافظ سہیل شفیق کی محنت شاقہ بھی لائق صد تحسین ہے۔ جس نے پندرہ سالہ ''کاروان نعت'' کا اشاریہ مرتب کر کے کوزے میں سمندر بند کر دیا ہے۔

اس ''اشاریہ'' میں قاری کے تسکین ذوق کیلئے گلہائے عقیدت بھی مہکتے ہیں۔ حمدیہ، نعتیہ کتب سے روشناسی بھی ملتی ہے۔ حمد گو نعت گو، شعرا منقبت نگار شعرا کے ناموں سے آشنائی بھی ملتی ہے۔ حمد، نعت اور منقبت سے جڑے ہوئے، مضمون نگار، تبصرہ نگار، مکتوب نگار حضرات کا پتہ بھی ملتا ہے۔ گویا کاروان نعت کا پندرہ سالہ

باب سوم

صفتاں سوہنے رسول ﷺ دیاں

اشاریہ ایک اشاریہ ہی نہیں بلکہ ''آئینہ عقیدت'' ہے۔☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

سرورِ کونین ﷺ دے جاں شہر چوں کوئی آندا ہے
میں وی دیکھاں ہاں مدینہ دل میڈا اے چاہندا ہے
میں فدا صلی علیٰ ہر دم تہاڈی ذات توں
دل میڈا اے گیت کملی والے ﷺ دے نت گاندا ہے
جتنے وی جن و بشر ہن یا تھاں کوئی پرند
آپ ﷺ دے صدقے پیا اے سارا عالم کھاندا ہے
بن مدینے دے میڈی اے زندگی ویران ہے
رب دی سونہہ دنیا تے میکوں بس مدینہ بھاندا ہے
ہک نہ ہک ڈینہہ میکوں وی آقا ﷺ سڈیسی اپنے گھر
دل میڈا ہر وقت اے سوچ دے وچ راہندا ہے
یا حبیب کبریا ﷺ مقبول دی سن گھن صدا
میکوں وی درتے سڈا اے دل میڈا گرلاندا ہے

یہ کام کر سکیں تو بڑا کام ہے منیرؔ
لوگوں کو آشنائے درِ مصطفیٰ ﷺ کریں
منیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ

مقبول ذکی مقبول (بھکر)

عبدالمجید چٹھہ دی پنجابی نعتیہ کتاب ''نبی ءِ رحمت''

ڈاکٹر احسان اللہ طاہرؔ

عبدالمجید چٹھہ ہوراں زندگی نوں نعت تے نعت نوں زندگی سمجھیا اے۔ اوہناں حیاتی وچ نہ تے کوئی دوجا کم کیتا اے تے نہ ای کوئی ہور شوق پالیا اے۔ اوہ اج تک گھٹ ودھ حمد تے نعت دیاں خاص طور تے اردو وچ 20 کتاباں لکھ چکے نیں۔ اوہ نہ تے مشاعرے دے شاعر نیں تے نہ ای ادبی تنظیماں دے بناون چلاون وچ شوق رکھن والے۔ اوہناں دا شوق بس نعت ای اے۔

عبدالمجید چٹھہ ہوراں دی پنجابی نعت دی کتاب ''نبی ءِ رحمت'' دھنک مطبوعات ولوں 2020ء وچ شائع ہوئی۔ موصوف نے اپنی ایس کتاب وچ اپنی آون والی پیڑھی لئی جہیڑیاں دعاواں منگیاں نیں اوس توں اوہناں دے اندر دی طمانیت تے سکون دا پتہ چل دا اے۔ اوہناں اپنے کریم نبی ﷺ تے درود و سلام پڑھ کے اپنی حیاتی وچ اتے اپنے اگلے جہان لئی جو کجھ کھٹیا وٹیا اے اوہی عمل اوہ اپنے آون والے سمے دی نسل نوں دینا چاہندے نیں۔ اوہناں دی ایہہ گل تے فکر اک پاسے اوہناں دے عمل دی سچائی تے پوتر تا دی کہانی سناندی اے اتے دوجے بنے اپنیاں سوچاں دے پندھ نوں، چانن چانن اکھراں وچ لکھی ہوئی نعت دی گل نوں اگے ٹرنا ویکھنا لوڑدے نیں۔

عبدالمجید چٹھہ ہوری اپنے خیالاں تے فکراں دے نال نال اپنے وظیفیاں نوں وی اتے ایس ذکر اتے فکر توں ملن والی دولت نوں وی نعت وچ لیاؤندے نیں پر اوہناں دا بیان ڈھنگ ایسراں دا اے کہ اوہناں فکراں دے موتیاں نوں اوہی اکھ بھال سک دی اے جہیڑی نبی کریم ﷺ دے عشق تے سنت اتے عمل کرن دا نور رکھدی ہووے۔ اوہناں سنت اتے عمل کرن دے جذبے نوں ای اصلوں نعت آکھیا اے۔ کیوں جے ایہہ

ای اوہ عمل اے جیہڑا ایتھے تے اوتھے دوہاں جہاناں وچ چانن بخش دا اے، شعور دیندا اے

درود و سلام پڑھے اوہ مجیدؔ　　　اگر کوئی انساں پریشان ہووے
کنبہ مراوی آپ دا مشکور یا نبی ﷺ　　　ممنون مولا آپ دی ایہ ذات دا رہووے
واقف حضور ﷺ آپ دی سنت توں ہو سکاں　　　غم نہ کسے وی خوف دی برسات دا رہووے
میں چینی مالا ہر ویلے دروداں تے سلاماں دی　　　وظیفہ ایہو بچیاں نوں سناواں یا رسول اللہ ﷺ

عبدالمجید چٹھہ ہوراں اپنی ایس پنجابی نعت وچ بشر دے مسئلے نوں کئیاں حوالیاں نال بیانیا اے۔ اوہناں کول فلسفیانہ انداز وی اے تے گل چوں گل کڈھن دا ول وی۔ اوہ اک ایسے لفظ بشر نوں کئی حوالیاں نال ورت کے سمجھان دا چارا کردے نیں کہ ساڈے نبی کریم ﷺ اوسراں بشر نئیں جسراں تسیں عام معنیاں وچ لیندے او۔ اوہ ایس پکھوں اپنے عقیدے دے اینے پکے تے سچے نیں کہ ایس اک فکر تے خیال نوں وی بیان لگیاں کئی معنوی پکھ کڈھ لیندے نیں۔ اوہناں دا قرآن پاک تے حدیث دا مطالعہ ایسراں دے مسئلیاں چوں بڑا نتارواں مل دا اے۔ اوہ جتھے ایس مسئلے نوں بیان لگیاں اپنے عقیدے دی سچائی نوں الیک دے تے قاری نوں اپنے دل دی گل سناندے نیں اوتھے ایس فکر تے عقیدے دے نہ منن والیاں نوں سخت رویے نال وی مل دے نیں۔ ایہہ اوہناں دے عقیدے دا چانن تے سچائی اے جس نے اوہناں نوں علمی حوالے نال سوچن سمجھن دی جاچ دتی اے۔

بشر تک محدود جو وی کر چکے نیں آپ ﷺ نوں　ایسے مسلم دی مجیدؔ دوستی نوں کیہ کراں
جو وی عروج پایا اے دنیا تے بشر نے　سارے کرم نے آمنہ بی بی دے لال دے
نبی نوں نہ منے جو نور مجیدؔ　اوہ خلقت وی چھوٹی جہی لگدی اے مینوں

عبدالمجیدؔ چٹھہ ہوراں دی نعت وچ مدینے حاضری دے چاہواں بھرے منظر وی نیں تے فیر مدینے جاون دیاں سدھراں وی، ایسے لئی اوہ جدوں نعت لکھن لگ دے نیں تے پہلے اپنے دل، اکھر تے خیال نوں پاک کردے نیں جسراں اوہ

مدینے حاضری دیون لگیاں اپنے جسم نوں پاک کرنا ضروری سمجھدے نیں۔ اوہناں دا خیال اے کہ نعت لکھن دا عمل وی حاضری دا عمل اے ایسے لئی اوہ

پہلے تے اپنی سوچاں نوں تطہیر دے لئی　پھر نعت والے لفظاں نوں تحریر دے لئی

کہہ کے اپنی نعت دا مڈھ بنھ دے نیں۔ اوہناں کول نبی کریم ﷺ ہوراں دی سیرت نوں تے سنت اتے عمل کرن دے جذبے نوں اُلیکن دے نال نال اوہناں دی سنت اتے عمل کرن دے صلے تے اوس چانن دی گل وی اے جیہڑا دل، روح تے شعور نوں سیہانن دی تے پچھانن دی قوت دیندا اے۔ اپنی ذات نوں، اپنے کم نوں اتے اپنے آپ نوں۔ عبدالمجید ہوراں دی نعت ایس پکھوں اک کھلری ہوئی نعت اے۔ اوہ اک گل نوں اک سواک واری وی کرن تے ہر گل وچ اک نواں رنگ لیاؤندے نیں کیوں جے اوہناں کول علم دا چانن اے جیہڑا نبی کریم ﷺ نال عشق پاروں اتے سنت نوں دل وچ وساون پاروں وسیا اے۔

دل میرے دے دل دے اندر نھیرے سن　دور آقا ﷺ دی سنت توں جو ہوناواں
میرے سر تے آقا جی دا سایہ سی　کیویں سر تے میرے فکراں رہنا سی

عبدالمجیدؔ چٹھہ ہوراں اپنی نعت وچ کوئی نواں ہیئتی یاں فنی تجربہ نئیں کیتا۔ اوہناں اپنی دل دی گل نوں اکھراں نال کھیڈن وی نئیں دتا تے نہ ای گل نوں بناون دی کھچل کیتی اے۔ اوہناں دیاں نعتاں نوں عوامی نعتاں کہیا جا سکدا اے پر اوہناں وچ اوہ عوامی پن نئیں جیہڑا عام محفلی تے مجلسی نعتاں وچ ہوندا اے۔ اوہ سیرت تے سنت نوں جانن سمجھن والے انسان نیں ایس لئی اوہ بڑے دھیان نال گل کردے نیں۔ اوہناں رواں تے پنجابی دیاں عام بحراں وچ لکھیا اے۔ اوہناں دی نعت پڑھدیاں ای دل وچ لہہ جاندی اے۔

کدے وی نہ مل دی ایہہ نعمت صبر دی　جے تعلیم آقا ﷺ نہ دیندے صبر دی

اوہ نعت گو تے ہے ای نیں اک چنگے تے سوہنے نعت خواں وی نیں۔ ایس لئی

وی اوہناں دیاں نعتاں وچ عوامی رنگ چوکھا اے پر ایس سادگی دے ہوندیاں وی اوہناں دیاں نعتاں حوالے جوگ نعتاں نیں کیوں جے اوہناں دے نعت لکھن دا اک خاص نظریہ اے تے ایس نظریے توں اوہ کدے وی پچھاں نئیں ہٹ دے۔

لکھیا نئیں جے نعتاں وچ سیرت وکردارنوں اس لحن تے صوت دی میں روشنی نوں کیہ کراں

مکدی گل ایہ کہ اوہناں دی نعتاں دی کتاب ''نبی ءِ رحمت'' پنجابی ادب وچ اپنی سادگی تے عام فہم پنجابی پاروں زندہ رہن والی کتاب اے جس نوں دھنک مطبوعات، لاہور ولوں 2020ء نوں شائع کیتا گیا اس دا انتساب اوہناں ''اپنے ماپیاں دے ناں، جہناں حب رسول ﷺ دیاں لوریاں دے دے مینوں پالیا'' ورگے سوہنے اکھراں وچ لکھیا اے تے ماں بولی وچ سنیاں لوریاں دا حق ادا تے نئیں ہوندا پر عبدالمجیدؔ ہوراں اپنی ماں بولی وچ نعتاں لکھ کے ایس حق نوں ادا کرن دا چارا کیتا اے جہیڑا کہ سلاہن جوگ تے ہے ای ایس روایت نوں اگے ٹورن جوگ وی اے۔

☆☆☆

ماہنامہ کاروانِ نعت کا پندرہ سالہ اشاریہ

ڈاکٹر ارشد اقبال ارشد (لاہور)

فروغِ محبتِ رسول کریم ﷺ دی نیت نال چھپن والے مہینہ وار ادبی پرچے ''کاروانِ نعت'' دی عمر پندرہ سال ہوگئی اے۔ محمد ابرار حنیف ایس گلوں مبارک باد دے مستحق نیں کہ اج دے دور وچ جدوں کسے وی ادبی پرچے خرید کے پڑھن والے مکدے جا رہے نیں تے ادبی پرچہ چھاپنا تے فیر مفت ونڈنا ای ادبی سیوا بن کے رہ گیا اے۔ محمد ابرار حنیف مغل پچھلے پندرہ سالاں توں ایہ جہاد کر رہے نیں۔ اوہناں بڑی ہمت نال کاروانِ نعت دی اشاعت نوں نہ صرف باقاعدہ رکھیا اے سگوں ایس دے کئی حوالے جوگ نمبر وی شائع کیتے نیں۔ جہناں وچوں نعت خوانی نمبر، تعلق بالرسول ﷺ نمبر، سلام بحضور خیر الانام ﷺ نمبر، ریاض حسین چودھری نمبر،

پروفیسر محمد منیر قصوری نمبر تے ہتھلا شمارا اشاریہ نمبر خاص طور تے حوالے جوگ نیں۔

''کاروانِ نعت'' دے پندرہ شماریاں دا اشاریہ نامور محقق پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد سہیل شفیق ہوراں دی محنت دا نتیجہ اے۔ ڈاکٹر شفیق اک نامور اُستاد ہون دے نال نال جامعہ کراچی دے مرکز برائے ترتیب اشاریہ، حواشی و کتابیات دے منتظمِ اعلیٰ وی نیں یعنی ایہ اشاریہ اک اجہے محقق نے ترتیب دتا اے جیہڑے ایس فن دے رمز شناس ای نہیں سگوں ایس شعبے دے مہا استاد وی نیں۔ اوہناں ایہہ اشاریہ سائنسی بنیاداں تے ترتیب دتا اے۔ سارے کم نوں بارہ حصیاں وچ ونڈیا نیں۔ سب توں پہلاں عرضِ مرتب راہیں ایس ادبی مجلّے ''کاروانِ نعت'' دی اشاعت دی تاریخ تے خصوصیات تے چانن پایا گیا اے۔ ایہدے خاص شماریاں تے اشاریہ ترتیب دین دی غرض وغایت دسے گئے نیں۔ نمونے وجہوں ایہ پیرا ویکھو:

''مارچ 2006ء سے دسمبر 2020ء تک مجموعی طور پر کاروانِ نعت کے ۱۳۵ شمارے شائع ہوئے جو کم و بیش دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان شماروں میں حمد و نعت کے تعلق سے متنوع موضوعات پر مضامین و مقالات شائع ہوئے۔ نعت کے شرعی و ادبی تقاضوں اور محافلِ نعت کی اصلاح کو خاص طور پر موضوع بنایا گیا، نعتیہ کتب کا تعارف پیش کیا گیا۔ مزید برآں نعت سے وابستہ افراد، نعت گو، قراء، نعت خواں، محافلِ نعت کے نقیب حضرات اور منتظمینِ محافل کو انٹرویو کے ذریعے متعارف کرانے میں بھی کاروانِ نعت نے اہم کردار ادا کیا ہے۔'' (ص 27)

کاروانِ نعت دا ایہ اشاریہ، بارہ حصیاں چ ونڈیا اے، ایہ اشاریہ ماہنامہ کاروانِ نعت ایک نظر میں، اداریے، مقالات، گفتگو (انٹرویو)، حمد و مناجات، سلام و نعتیں، منقبتیں، تبصرہ کتب، وفیات، خطوط، متفرق منظومات تے اخیر تے مرتب بارے جانکاری جہے عنواناں تحت مرتب کیتا گیا اے۔

مرتب دی محنت سطر سطر توں جھلکدی اے۔ ہر سرناویں ہیٹھ اندراج مصنف وار

سائنسی ڈھنگ نال درج کیتے گئے نیں تے اسیں کسے وی بندے دے کم نوں آسانی نال تلاش کر سکنے آں۔ ایہ بہت سوہنا کم کرن تے مرتب ڈاکٹر حافظ محمد سہیل شفیق تے رسالے دے مدیر محمد ابرار حنیف مغل مبارک باد دے حق دار نیں۔

کاروانِ نعت دے ایس خاص نمبر دے صفحے 240 تے ہدیہ تن سو روپے اے۔ ایس نوں یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور دے پتے توں منگوایا جاسکدا اے۔

☆☆☆

منظوم تبصرہ "خوشبوئے حمد" از ڈاکٹر احسان اللہ طاہر (بابا فقیر اثر انصاری)

ملک دے معروف شاعر، ادیب، نقاد، محقق جناب ڈاکٹر احسان اللہ طاہر دی مرتب کردہ کتاب

خوشبوئے حمد (حمدیہ مضامین) بارے منظوم پنجابی خیال رائے

واہ جو نا ہمت تیری سوہنا کم مکایا   حمداں دا اے اک مرقع جمع کر کے چھپوایا

داکٹر احسان اللہ طاہر جی تہانوں لکھ ودھائیاں   محنت کر کے حمداں بارے تحریراں جمع کرائیاں

ملی توفیق خدا دے وَلوں سوہنا قلم چلایا   اک ادارے دا کم جیہڑا اکلے کر وکھایا

تئی چھتی سولاں سائز ٹائیٹل بڑا پیارا   پکی پیڈی جلد دے اندر حمداں دا چھکارا

پچھلے پاسے مورت سوہنی احسان اللہ دی لائی   ساڈے پیو دا پتر لاڈلا نیک بخت اے مائی

ہوشمند اے نس نس اندر بھِگی اے دانائی   لکھ کتابوں ڈھیر لگائے علم دی شمع جگائی

مضموناں دا مجموعہ چھاپیا سوہنا ناں ٹکایا   "کنکاں نسریاں" ادب دا کھیتر ادب دا بوہل لگایا

"لہو دا پینڈا" دشت نینوا دی تاریخ پرانی   جناب حسینؑ نیں پوری کیتی دے کے سر قربانی

حمداں دی کتاب نرالی طاہر جی بنائی   "سائیں میریا تیری جگنی" کیسی الکھ جگائی

"اول حمد ثناء الٰہی" حمدیہ نیں تحریراں   "تویاں اوک واراں" دی لکھیاں پڑھیاں شاہ امیراں

"وارث لیکھ" وارث شاہ دے بارے کتاب پیاری   نفاست بلاغت تے لطافت دے نال خوب شنگاری

ڈاکٹر شہباز ملک صاحب جیہڑے آن پنجابی   اوہناں دی شخصیت فن تے کھرے ایہہ پھل گلابی

میرے پتر عبدالجبار وی شہباز ملک دے بارے   دو گوہر جناں جس لکھے نیں چین ادبی شہ پارے

"امری حرفی" لکھ کے طاہر پائیاں آناں شاناں   "میں ناہیں سبھ توں ہیگا" عاجزی در خزانہ

"پنجابی غزل دے نورتن" وی غزل گو جو لکھاری   اوہناں بارے احسان اللہ طاہر ہے کتاب اُساری

"دلبر اپنے دی گل کریئے" ہے عنوان نرالا   میاں محمد بخش دے بارے ہے تحقیق مقالہ

"چانن دا ونجارا" لکھ کے شان عجیبہ پایا   محمد اقبال نجمی دا فن شخصیت رُوپ وکھایا

"دھرتی نوں پھل لگ گئے" کیڈا ہے عنوان پیارا   "بولے بولیاں جو وارث میرا" ادب دا اک پٹارا

"منتخب کافیاں" شاہ حسینؒ دیاں ترجمے نال چھپوائیاں   "خوشبوئے حمد" کتاب اے ہتھلی ونڈ رہی رعنائیاں

ایس کتاب دا چنا کاغذ کتابت ہے پیاری   سوہنا چھاپہ پھلاں دی اے جا پدی چمن کیاری

ڈاکٹر احسان اللہ نیں کیڈی شفقت ہے فرمائی   اپنے دھیاں پتراں اہلیہ دے ایہہ ناں نویں لائی

جیہڑے جیہڑے وڈے شاعراں لکھی اے حمد الٰہی   حمداں دا نمونہ دے کے راز دی گل سمجھائی

خاص الخاص کجھ شاعراں داتاں عنوان بنایا   اوہناں دیاں کئی حمداں اُتے تبصرہ ہے فرمایا

عین سین مسلم، عابد نظامی حمد گو پیارے   راسخ عرفانی، اکبر علی غازی مظفر وارثی سارے

طفیل دارا، محمد اقبال نجمی ہور کئی حمداں پائیاں   انج ای ہور معروف شاعراں دیاں حمداں لکھ چھپوائیاں

حاجی فقیر اثر انصاری دیندا اے دعاواں   اثر نابری احسان اللہ نوں کردی اے پیش وفاواں

شالا فلک ادب دے اُتے رہے سجاندا تارے   رہندی دنیا تیکر ایہدا اتاں مارے چمکارے

حضرت مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہیں کہ: ایک کانٹا روتے ہوئے اللہ سے کہہ رہا تھا۔ میں نے صلحاء کی زبان سے سنا ہے کہ آپ کا نام ستار العیوب ہے یعنی عیبوں کو چھپانے والا، لیکن آپ نے مجھے کانٹا بنایا ہے میرا عیب کون چھپائے گا؟ اس کی دعا کا یہ اثر تھا کہ اس کے اوپر پھول کی پنکھڑی پیدا کر دی، تاکہ وہ پھول کے دامن میں اپنا منہ چھپالے، جن کانٹوں نے پھول کے دامن میں جگہ لی ہے اس کو باغباں نہیں نکالتا، اسی طرح جو اللہ والوں سے جڑ جاتا ہے ان کی برکت سے وہ بھی ایک دن اللہ والا بن جاتا ہے، اللہ والے ایسے پھول ہیں کہ ان کی صحبت میں رہنے والے کانٹے بھی پھول بن جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ دامنِ اولیاء اور پاکانِ امت سے وابستہ رکھے۔

باب چہارم

نعتیہ سرگرمیاں

خطوط

ملک محبوب رسول قادری (جوہر آباد)

ماہنامہ ''کاروانِ نعت'' لاہور کا تازہ شمارہ (دسمبر 2020ء) پندرہ سالہ اشاریہ (2020ء۔2006ء) موصول ہو کر قلب وروح کو مسرور کر گیا۔ اس کارِ خیر پر گرامی قدر عزیز محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد سہیل شفیق اور آپ بے پناہ ہدیہ تبریک و تحسین کے مستحق ہیں۔ اللہ رب العالمین نے ڈاکٹر سہیل شفیق کو بے پناہ خوبیاں اور صلاحیتیں ودیعت فرمائی ہیں، وہ قرآنِ کریم کے حافظ بھی ہیں اور الحمد للہ عالم بھی ہیں۔ حضرت قائدِ اہلِ سنت شیخ الاسلام قدس سرہ سے دست گرفتہ ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی تحقیق اور باعمل شخصیت کے مالک ہیں غالباً 2004ء سے ان کے ساتھ تعلق داری اور تعارف ہے۔ اُن کے کاموں میں سرعت اور پختگی ہے جو ان کے اخلاص کا منہ بولتا ثبوت ہے'' کاروان نعت'' کا ہمہ جہت اور مکمل زیرِ نظر اشاریہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے! مبارکباد قبول فرمائیں ابرار بھائی! آپ صاحبِ کرامت ہیں۔ موجودہ نفسا نفسی، گرانی اور کثرتِ کار کے شور شرابے میں ''کاروانِ نعت'' کا پورے تسلسل کے ساتھ جاری رہنا ایک کٹھن اور مشکل کام ہے آپ نامساعد حالات اور عدم تعاون کے ماحول میں علم و نور کی شمع روشن رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العالمین آپ کو دارین میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ اسم مبارک ''محمد ﷺ'' کے حوالے سے آپ کا ایک پروجیکٹ تھا۔ خدا کرے وہ جلد منظر پر آجائے۔ آپ نے اشاریہ شائع کر کے معاصر دینی جرائد میں اپنی انفرادیت قائم کی ہے۔ اس شاباش کے طور پر میں آنجناب کو تحفہ میں ''پیغامِ حبیبِ کبریا ﷺ'' بھجوا رہا ہوں۔ یہ دو نسخے ہیں۔ ایک آپ کے لیے اور دوسرا محترم ڈاکٹر حافظ محمد سہیل شفیق

صاحب زید شرفہ کے لیے۔ اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا۔ ☆☆☆

صاحبزادہ سعید بدر قادری المعروف ''سعید بدر''

حمد بے حد مر خدائے پاک را
آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را

سلام محبت۔ پچھلے ماہ آپ کے جریدہ کے حوالے سے تبصرہ نما طویل خط لکھا، اس میں ایک جملہ اپنی بیگم صاحبہ کے بارے تحریر تھا۔ سو وہ خط حسبِ معمول غائب کر دیا گیا۔ اس بار آپ نے کمال کر دیا۔ کاروانِ نعت (اکتوبر ۲۰۲۰ء) کا پورا پرچہ درود شریف پر مبنی ہے۔ بہت خوب اور قابلِ قدر کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ حسنِ اتفاق سے راقم نے بھی درود پاک ہی کے موضوع پر دو نعوت کہی ہیں۔ پیش کر رہا ہوں پسند آئیں تو چھاپ دیں۔ ویسے امید نہیں کیونکہ ایک عرصہ سے کبھی کچھ بھیج دوں تو وہ شائع نہیں ہوتا۔ کسی وجہ سے آپ ناراض ہیں۔ کئی خطوط میں معذرت بھی کی لیکن شاہ مدینہ بلکہ شہنشاہ کائنات، سید و سرور ہر دو عالم (ﷺ) کی نعتوں کے حوالے سے سینکڑوں پرچے چھاپنے والے مغل صاحب کا دل نہ پیجا کیونکہ مغل کبھی حکمران بھی رہے ہیں، کبھی وہ دن تھے کہ میرا مکتوب اس عنوان کے تحت چھپا کرتا تھا کہ ''سعید بدر صاحب فرماتے ہیں'' یہ پڑھ کر بحیثیت عام انسان کے خوش ہوتا لیکن خوف بھی دامنگیر ہو جاتا کہ یہ مغل صاحب اگر کبھی ''ناراض'' ہو گئے تو جینا دوبھر ہو جائے گا۔ سو وہی ہوا۔

اللہ کے فضل و کرم سے اب اسی سال عمر ہے، اس لیے بلاوے کا منتظر رہتا ہوں۔ اس حوالے سے ایک بار پھر عرض پرداز ہوں کہ آپ مغل ہونے کے علاوہ ''مسلمان'' بھی ہیں بلکہ اچھے مسلمان ہیں اور شاہ مدینہ وطیبہ ﷺ کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور اُن سے بے پناہ عقیدت کا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔ اس لیے زندگی میں میرے کسی فعل یا بات یا حرکت سے دل دکھا ہو، رنج پہنچا ہو تو اللہ تعالیٰ اور حب رسول مکرم ﷺ کے

طفیل معاف فرمائیں تا کہ بروز حشر شرمندگی سے بچ جاؤں۔

اُمید واثق ہے کہ آپ دل کی گہرائیوں سے معاف فرمائیں گے۔

ایک دو بار یہ بھی تحریر کیا اور درخواست کی کہ ناچیز کا ارادہ ہے کہ نعت کے عنوان اور موضوع کے حوالے سے شائع شدہ رسائل وجرائد کے بارے میں کچھ کام کروں تا کہ ایک تو نعت کے موضوع پر کچھ کام ہو جائے اور دوسرا صحافت کے طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ نعت بھی مکمل صنف سخن ہے اور ادب کا حصہ ہے(کیونکہ دین سے بیزار لوگ یہ فساد انگیز مواد پیش کرتے رہتے ہیں کہ نعت ادب کا حصہ نہیں)۔کاروان نعت ،نعت رنگ اور بعض دوسرے رسائل نے اس سلسلہ میں خاصہ کام کیا ہے۔افسوس ناک امر یہ ہے کہ دینی رسائل میں سے اکثریت، آپ اور صبیح رحمانی کے علاوہ دیگر گرامی قدر حضرات "نعت" کو وہ مقام نہیں دیتے جو اس کا حق ہے اور حالات کا تقاضہ ہے۔اعلیٰ حضرت احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے نامِ نامی کے حوالے سے چھپنے والے رسائل میں بھی نعت نہیں چھپتی۔دیگر رسائل کا بھی یہی حال ہے، بہرحال آپ کے جریدہ میں نعتیں کافی اور وافر تعداد میں شامل ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور رسول ﷺ کائنات وفخرِ موجودات ومقصودِ حیات ﷺ بھی آپ پر خصوصی نظر کرم وعطا فرمائیں۔

یاد تیری سے دل دردآشنا معمور ہے جیسے کعبے میں دعاؤں سے فضا معمور ہے

احکاماتِ بدر......گذارشات مدیر

(1) مندرجہ بالا خط میں بھی آپ نے 2 نعوت پیش کرنے کا ارشاد فرمایا ہے مگر خط کے ساتھ کچھ موصول نہیں ہوا۔

(2) ''ناراض'' ہونا اور کسی فرد کی نعت کو شائع نہ کرنا یہ طریقہ کار ہماری پالیسی میں ہی نہیں ہے البتہ نہ چاہتے ہوئے انسان ہونے کے ناطے غلطی کرنا کسی صورت خارج از امکان نہیں اُمید ہے معاف فرمائیں گے۔

(3) نعت کو ادبی سطح پر منوانے کے لیے آپ جو کام کریں ہمیں خوشی ہوگی اور ہم

اپنی بساط بھر تعاون کریں گے ان شاء اللہ۔

(4) کوئی بھی دوست اپنا نعتیہ کلام جو کہ زیادہ سے زیادہ سات اشعار پر مشتمل ہو سنڈ کرے۔ ہم شائع کرنے کی کوشش کریں گے ان شاء اللہ

(5) ماہنامہ کاروانِ نعت کے پندرہ سال اشاریہ پر آپ نے کمالِ شفقت فرماتے ہوئے تقریباً چالیس صفحات کا تبصرہ فرمایا ہے۔جو ہماری بساط سے باہر ہے اُمید ہے معاف فرمادیں گے۔

حضرت مولانا خادم حسین رضویؒ

تحریر: مفتی تقی عثمانی

میں انہیں لازمی سنا کرتا تھا کیونکہ اقبالؒ کے عشق نبوی میں ڈوبے ہوئے اشعار وہ جس لے میں سناتے تھے وہ عام مولوی کے بس کا روگ نہیں۔ان سے دو سے تین دفعہ ملاقات ہوئی ہمیشہ سراپا شفقت پایا، ایک دن ان کے ہاتھ چومے تو بولے" اے دیوبندیاں دا مفتی اے پاگل ہو یا پھردا اے"ایک بار مخصوص لہجے پہ سوال اٹھایا تو بولے" منڈیا تینوں کی پتہ اے گالاں نئیں میرے عشق دی انتہاء اے میرے کولوں نئیں برداشت ہوندا" جب شرعی دلیل پوچھی تو قرآن کی آیتیں پڑھنے لگے جب تھوڑی بحث ہونے لگی تو مسکراتے ہوئے کہا" توں مفتی ایں کتھے منا ایں، مولوی نئیں مندے" آج جب اِس جہاں سے اُس جہاں چلے گئے ہیں تو سچ میں دل اداس ہے، سچا عاشق تھا یارو!میٹھے لہجوں کی حلاوت رکھنے والے مسلک میں اس کی زبان کا طوطی بولنے لگا اور شاید اس مسلک میں یہ ایک ایسی آواز تھی جس کا کوئی متبادل نہیں۔جی ہاں!جدی پشتی دیوبندی ہو کر بھی مجھے اس بریلوی سے بے پناہ محبت تھی کیونکہ ہم ہر اس عاشق سے پیار کرتے ہیں جس کی زبان پہ نبی ﷺ کا عشق بولتا ہو۔۔۔ہاں!!مگر عشق کے انداز وکھرے ہوتے ہیں جس سے اختلاف تو کیا جاسکتا ہے مگر جھٹلایا نہیں جاسکتا۔انا للہ وانا الیہ راجعون آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے۔

☆☆☆

آہ ۔۔۔ برکات احمد نیاز سیالوی علیہ الرحمہ (متین کاشمیری)

برکات احمد نیاز سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 15 جولائی 1949ء حضرت حکیم محمد سعید گولڑوی کے ہاں جھنگ میں ہوئی۔ آپ کے والدِ گرامی نیک سیرت اور صوفی منش انسان تھے جو حضرت غلام محی الدین بابو جی کے مرید تھے اور شیخ الاسلام حضرت خواجہ حافظ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ سے بھی گہرے مراسم تھے انہوں نے اپنے صاحبزادے کی دینی وروحانی تعلیم وتربیت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ آپ نے ایم اے اردو کیا بعد ازاں محکمہ ڈاک میں ملازمت کی اور 14 جولائی 2009 کو جی پی او لاہور سے بطور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوئے۔ اکثر مطالعہ کتب میں مصروف رہتے۔ عشقِ رسولِ مقبول ﷺ سے سرشار تھے علاوہ ازیں بے باک صحافی، دانشور اور ادیب تھے۔ ماہنامہ الجامعہ چنیوٹ کے مدیر تھے۔ تحریر وتقریر پر کامل عبور رکھتے تھے ۔علمی وادبی تقاریب میں بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ باقاعدگی سے جمعہ کی نماز حضرت داتا گنج بخش فیضِ عالم قدس سرہ کے آستانے پر ادا کیا کرتے تھے۔ ان کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ پہلی شیخ الاسلام کانفرنس مسجد وزیر خان لاہور میں منعقد ہوئی۔ علاوہ ازیں محسنِ ملت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری قدس سرہ سے علمی روابط بھی تھے۔ آپ کا وصال 14 دسمبر 2020 کو ہوا۔ نمازِ جنازہ حضرت علامہ مفتی محمد رمضان سیالوی مدظلہ نے پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں علماء ومشائخ نے شرکت کی۔ آپ کی تدفین جھنگ میں ہوئی۔

مادہ وقطعہ تاریخ ارتحال بستان مروت برکات احمد سیالوی 2020

مخزنِ اسرار نکتہ دان تھے اہلِ دل اہلِ نظر کی آن تھے
خوش کلامی نیک نامی وصف تھا زندگی تھی چار دن ، مہمان تھے
سالِ رحلت پر متینؔ آئی ندا خیر خواہ ، ہادی حسیں انسان تھے

☆☆☆

آہ ۔۔۔ خورشید گوہر قلم (نور خالد)

بین الاقوامی شہرت یافتہ، پاکستان کے نامور خطاط اور ہر دلعزیز شخصیت محترم خورشید عالم گوہر قلم 7 دسمبر 2020ء شیخ زید ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین ثم آمین ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے فنِ خطاطی کا آغاز بہت کم عمر سے کیا اور پھر اس مقام پر جا پہنچے کہ ممتاز نقادوں نے انہیں خراجِ تحسین پیش کیا اور انہوں نے اپنی لگن کی بدولت بے شمار اعزازات حاصل کیے۔ خورشید عالم گوہر قلم 1956ء میں ضلع سرگودھا (پاکستان) کے قصبہ دھریمہ میں پیدا ہوئے۔ سید اسمٰعیل دہلوی مرحوم سے خطاطی میں مشق لی، استاد سید اسمٰعیل دہلوی کے ذریعے خورشید عالم گوہر قلم کا سلسلہ تلمیذ آسمانِ خطاطی کے آفتاب سید محمد امیر رضوی المعروف میر پنجہ کش سے ملتا ہے۔ آپ نے کچھ عرصہ حافظ محمد یوسف سدیدی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھی مشق کی۔ نظری استفادہ ہاشم محمد الخطاط مرصع (عراق)، عبدالعزیز الرفاعی، سید ابراہیم (مصر) اور حافظ ایتاج (ترکی) سے کیا۔ ان کے استاد محترم جناب حافظ محمد یوسف سدیدی نے ان کے فن کو دیکھ کر تحریر کیا تھا کہ گوہر قلم کا فن دیکھا تو احساس ہوا کہ پاکستان میں اچھی مشق ہو رہی ہے اور اگر ایسے ہی جاری رہی تو ضرور پاکستان کا نام روشن ہو گا۔ 406 اقسامِ خط میں کتابتِ قرآن پاک "عجائب القرآن" خطاطی کا وہ شہ کار ہے جس میں خطاطی کی چودہ سو سالہ تاریخ کو سمیٹ دیا گیا ہے اور یہ خطاطی کے شیدائیوں کے لیے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ 406 اقسامِ خط میں کتابت شدہ عجائب القرآن کا منصوبہ آپ کے خیال میں آیا اور پھر عمل میں لایا گیا، جس کا وزن 40 من ہے اور اسے اسلام آباد کی فیصل مسجد میں تیس الگ الگ شوکیسوں میں رکھا گیا ہے۔ اس قرآن مجید کے بارے میں ممتاز مفکر ڈاکٹر مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے کہ قرآن کیا ہے ایک چمنستان ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ماہر خطاط نے ہر خط پر برسوں ریاض کیا ہو۔ ایک ہی خطاط کے قلم سے اتنے رسوم الخطوط کا لکھا جانا سخت حیران کن ہے، یہ کمال کسی نہیں

وہی معلوم ہوتا ہے۔ یہ قرآن مجید خطاطی کے لحاظ سے عجیب تر نمونہ ہے اور اس کو ایک اہم قومی ورثے کی حیثیت حاصل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے جب خورشید عالم گوہر قلم سے دریافت کیا کہ انہیں اتنے خطوں میں اتنی مہارت حاصل کرنا کیسے ممکن ہوا تو انہوں نے فرمایا "جب لکھتا ہوں تو اک کیف کا عالم طاری ہوتا ہے، قلم خود لکھتا چلا جاتا ہے" سابق گورنر مغربی پاکستان اور افواج پاکستان کے سربراہ اور سابق گورنر بلوچستان جناب محمد موسیٰ خان نے جناب گوہر قلم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ گوہر قلم نے 406 اقسام میں قرآن مجید کی خطاطی کر کے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ قیامت تک زندہ رہے گا۔ عجائب القرآن خطاطی کی چودہ سو سالہ تاریخ کا حسین مرقع ہے اور یہ فنِ خطاطی کے شائقین کے لیے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ عجائب القرآن میں استعمال ہونے والے چند خطوط خطِ اجارہ، خطِ تعلیق، خطِ ثلث، خطِ ثلث جدید، خطِ دیوانی جدید، خطِ دیوانی منقش، خطِ دیوانی قدیم، خطِ رقاع، خطِ ریحانی، خطِ شکستہ، خطِ شجردار، خطِ عماراتی، خطِ غبار، خطِ طغرا، خطِ طغرا قدیم، خطِ کوفی قدیم، خطِ کوفی جدید، خطِ کوفی منقش، خطِ محقق، خطِ مغربی، خطِ ماہی، خطِ مجموعہ، خطِ نسخ وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے بے شمار مساجد میں خطاطی کا شرف بھی حاصل کیا، ان کی بہت سی نمائشیں بھی ہو چکی ہیں جن میں بہت سے عمائدین شرکت کر چکے ہیں۔ دربار حضرت داتا گنج بخشؒ میں 308 فٹ طویل سورۃ رحمٰن اور 108 فٹ طویل درود تاج خطِ نستعلیق میں لکھ کر انمول مثال قائم کی۔ علاوہ ازیں دربار حضرت داتا گنج بخشؒ کی لوح مزار لکھنے کا شرف بھی انہیں حاصل ہے۔ حضرت گوہر قلم نے فنِ خطاطی پر مختلف کتب بھی تحریر کی ہیں جن میں جواہر القلم، نقاش القرآن، عجائب القرآن، مخزن خطاطی، نقش گوہر اور فنِ خطاطی شامل ہیں۔ کتاب نقش گوہر فنِ خطاطی کی ایک ایسی لاثانی دستاویز ہے کہ جسے عالم اسلام کی چند بڑی خطاطی کی کتب میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کمال عقیدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر ایک کتاب اللہ وحدہ تحریر کی ہے جو اپنے مضامین کے اعتبار سے ایک بے مثال تحفہ ہے ساتھ ہی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دلی محبت کا اظہار کرتے ہوئے

سیرت النبی ﷺ پر کتاب تاجدار رحمت ﷺ کے نام سے تحریر کی ہے جس میں مغربی مصنفین کے پروپیگنڈہ کا موثر جواب دیا گیا ہے اور تمام اہم واقعات قلمبند کیے گئے ہیں۔ آپ عربی کے تمام رسوم الخطوط، کوفی، ثلث، محقق، دیوانی، رقاع، اجازہ، نستعلیق، تعلیق، شکستہ، حواشی، امورات اور طغرا کی جملہ اقسام میں دسترس رکھتے ہیں۔ جناب گوہر قلم کے تحریر کردہ سنگ مرمر کی الواح بھی فنِ خطاطی کا ایک گراں قدر سرمایہ ہیں۔ بلوچستان میں ہر سال وہ خطاطی کی کلاس منعقد کرتے جس سے 1600 طلبہ وطالبات نے خطاطی کی تربیت حاصل کی۔ جبکہ گوہر خطاطی اکادمی لاہور میں 16 برس کے عرصہ میں 3000 سے زائد طلبہ وطالبات استفادہ کر چکے ہیں۔ صدرِ مملکت پاکستان نے 23 مارچ 1992ء کو انہیں صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی عطا کیا جو بلاشبہ پاکستان کا ایک اعلیٰ ترین اعزاز ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ گوہر قلم بجا طور پر اس اعزاز کے مستحق ہیں۔ آپ کو جاپان کا اعلیٰ ترین اعزاز ایوارڈ آف دی فارن منسٹر آف جاپان دیا گیا۔ آپ کی خطاطی کے فن پارے ماسکو میوزیم (روس)، برٹش میوزیم لندن (انگلستان)، اشمولین

لائبریری کاروان نعت لاہور

1۔ **پیغام حبیب کبریا ﷺ** از محمد سرور رانا۔ اسلامک میڈیا لاہور 0321-9429027

2۔ **نور الوردہ شرح قصیدہ البردہ** از علامہ محمد عنایت اللہ نقشبندیؒ
جامع مسجد نور وحدت کالونی لاہور 37810904

3۔ **میلاد سرور کائنات ﷺ** از علامہ محمد ریاست علی مجددی نوریہ رضویہ لاہور 0304-3136715

4۔ **در منظوم** از حافظ عبد الغفار حافظ بزم رضا کراچی 0320-2024544

5۔ **صراط مودت** (نعتیہ مجموعہ) از سید مبارک شمسی ایم ارسلان پبلشرز لاہور 0306-5109344

6۔ **نگار عقیدت** از حافظ عبد الغفار حافظ فیض رضا لائبریری کراچی 0320-2024544

7۔ **ضیائے عمارہ** از ریاست علی مجددی کتب خانہ۔ لاہور 0321-4716086

8۔ **گہوارہ بخشش** از حافظ عبد الغفار حافظ بزم ادب۔ کراچی 0320-2024544